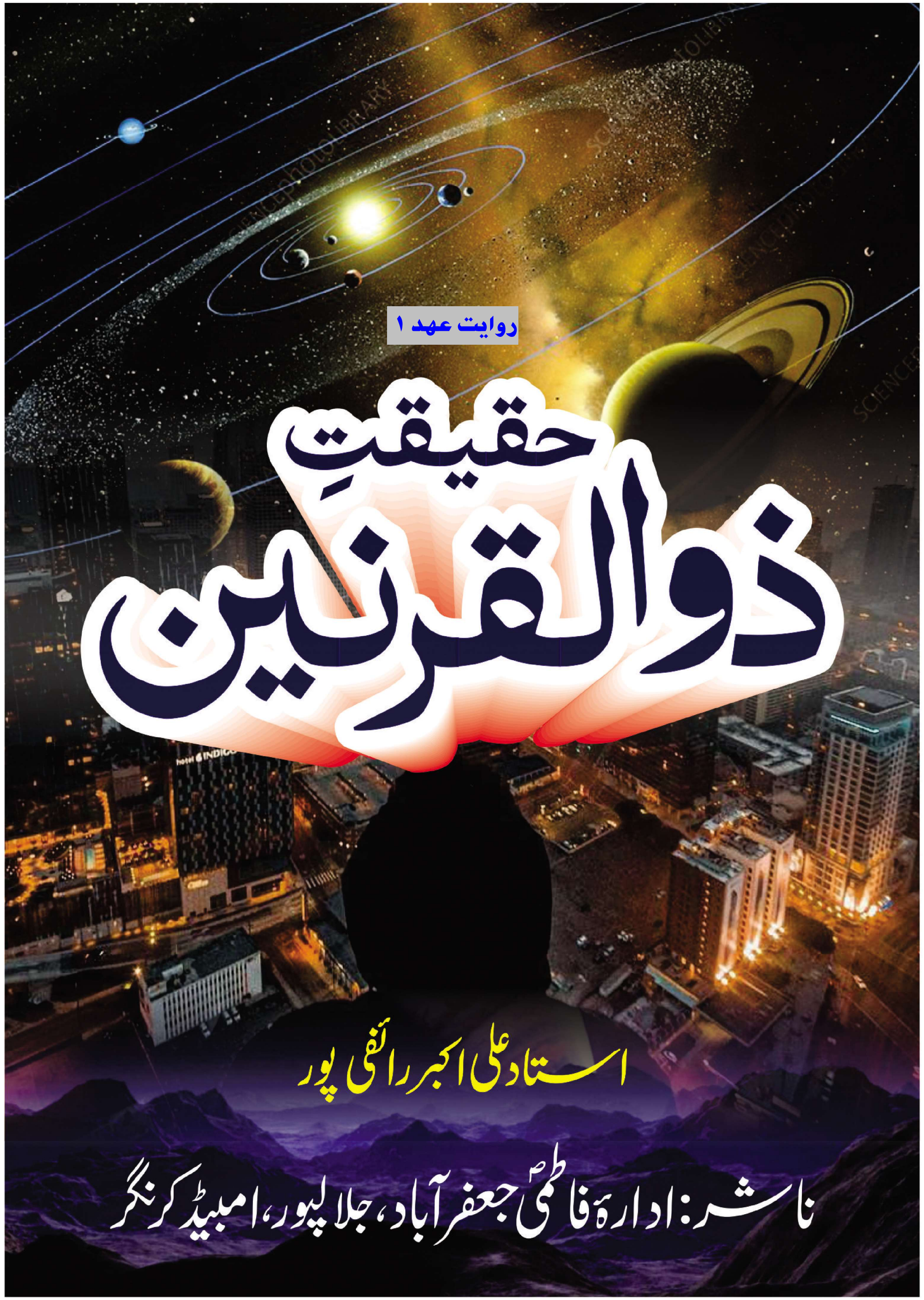

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روایت عہد ۱

حقیقت ذوالقرنین

پیشکش

ادارۂ فاطمی(ص) جعفر آباد جلالپور امیڈکرنگر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حقیت ذوالقرنین (روایت عہدا)

اثر: استاد علی اکبر رائفی پور

مترجم: منجانب: صبح ظہور

تاریخ: ۲۲/رجب المرجب ۱۴۴۲ھ-۷/مارچ ۲۰۲۱ء

ناشر: ادارۂ فاطمی (ص) جعفر آباد جلالپور امبیڈکرنگر (یو. پی.)

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

ان جوانوں کے نام

جو دین اسلام

سے شغف رکھتے ہیں

اور اسکی

معرفت چاہتے ہیں۔

عرض ناشر

حمد وثنا ہے اس پروردگار کی جس نے انسان کو قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا، اور درود وسلام ہو اس پیغمبر امی (ص) پر جسے اس نے عالمین کے لیے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور سلام و رحمت ہو ان کی آل پر جنھیں اللہ تعالیٰ نے پوری بشریت کے لیے چراغ ہدایت اور اسوہ قرار دیا۔

کتاب انسانی فکر کی ترسیل اور انسانی تہذیب وثقافت کے ارتقائی خطوط کو مجسم کرنے میں امتیازی کردار ادا کرتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی فکر انسانوں کو اسلامی خصوصیات اور اس کے منابع و مآخذ سے آگاہ کرتی ہے اور ان کے سامنے زندگی کے حقائق کا وسیع تر نظریہ پیش کرتی ہے۔

اس حقیقت کو درک کرنے کے بعد خدائے علی وقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے بھی اپنی استطاعت وبضاعت کے بقدر اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔یہ خدا کے احسان کے سوا کچھ نہیں۔

ادارہ ھذا نے اس کتاب کے موضوعات کو ایرانی ودیگر ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا ہے۔کتاب کو عوام کے پسندیدہ خط،فونٹ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نیٹ پر اپلوڈ کرنے والوں کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے خدا سے دعا ہے کہ خدمت

Presented by Ziaraat.Com

کی توفیق کرامت فرمائے۔

امید ہے کہ آپ ادارۂ ھذا کی اس کوشش کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔اور جو
غلطیاں اس میں رہ گئیں ہیں اس کو معاف فرمائیں گے۔

ادارۂ فاطمی سلام اللہ علیہا جعفرآباد جلالپور امبیڈکرنگر

والسلام

روایتِ عہد کا تعارف

قرآن کی آیت ہے جو قوم اپنا عہد توڑ دیتی ہے اس قوم کے لوگوں کا دل سخت ہو جاتا ہے۔۔۔پھر اس قوم پر حق بات اثر نہیں کرتی۔

دنیا کے آغاز سے لے کر آج تک جتنی قومیں بھی آئی ہیں خدا نے ان کی طرف پیغمبر بھیجے۔

دنیا میں پہلا شخص بھی خدا کا نمائندہ تھا اور آخری شخص بھی خدا کا نمائندہ ہوگا۔خدا نے ہر قوم کی طرف اپنا پیغمبر، نبی، رسول اور امام بھیجا۔خدا کے خلیفہ کا لوگوں کے درمیان زندہ و حاضر، موجود ہونا بہت بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کا حساب کتاب بھی بہت سخت ہوگا۔

خدا کی روایت رہی ہے کہ جب بھی پیغمبر کسی قوم کی طرف بھیجا یا جب بھی کسی قوم نے خدا سے اس کے ولی کی درخواست کی تو خدا نے اس قوم کا امتحان لیا۔خدا کے اس امتحان کے 5 مراحل ہیں،

پہلا امتحان، بھوک کا امتحان، قحط کا امتحان۔مثالیں = جیسے بنی اسرائیل پر قحط پڑا

مسلمانوں کو شعب ابی طالب کی آزمائش پیش آئی۔۔۔

دوسرا امتحان، جنگ کا امتحان۔۔۔مثالیں = جیسے بنی اسرائیل کو جنگ کا حکم دیا گیا انہوں نے نہ لڑی اور مسلمانوں کو بھی جنگ بدر، احد، خندق پیش آئیں۔

تیسرا امتحان: خدا کے نمائندے کو اپنا ولی امر تسلیم کرو اس کے حکم کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھو۔رسولﷺ کے حکم

Presented by Ziaraat.Com

کواللہ کا حکم سمجھنا اور اس پر چلنا۔

4۔عہد کا امتحان، چوتھا امتحان، عہد کا امتحان

خدا کے نمائندے کے نمائندے کو بھی اپنا ولی امر تسلیم کرو اور اس کے حکم کی پیروی ایسے ہی کرو جیسے خدا اور پیغمبر نے حکم دیا ہے۔

بنی اسرائیل نے حضرت ہارون ع کی بات نہ مانی

مسلمانوں نے غدیر خم کے مقام پر کیا گیا عہد توڑ دیا۔۔۔

5۔پانچواں امتحان۔۔۔کرامت اور جادو کے فرق کو سمجھنا

کرامات اور معجزات کے بغیر بھی سچ اور حق کی بصیرت رکھنا اور اس کے پیچھے چلنا، جیسے اگر سونے کا بنا بچھڑا گفتگو بھی کرتا ہے تب بھی شخص کو علم ہو کہ یہ باطل ہے۔

ان پانچ آزمائشوں میں کامیاب ہونے کے بعد ہمیں خدا کے نمایندے کی نعمت حاصل ہوگی۔

"روایت عہد" عہد کے امتحان کے بارے میں ہے۔

امام زمانہ عج زمین پر خدا کے آخری نمائندے ہیں اور اس لیے اب ان آزمائشوں میں کامیاب ہونے کے بعد ہی ان کا ظہور ہوگا۔

استاد رائفی پور کے مطابق ایران، انقلاب کے بعد اقتصادی پابندیوں کو برداشت کر رہا ہے اور دشمن کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک رہا تو پہلے امتحان میں کامیاب ہو چکا ہے

دوسرے امتحان میں بھی ایران اور عراق کی جنگ میں یہ کامیاب ہو چکا ہے۔

ان کے مطابق ایران تیسرے مرحلے میں بھی کامیاب ہے، امام زمانہ عج کو خدا کا خلیفہ مانتے ہوئے ان کے احکام پر عمل کرنے کے لیے تیار ہے۔

استاد کے مطابق، اسلامی معاشرہ ابھی اس امتحان کے چوتھے مرحلے سے گزر رہا ہے کہ مسلمان امام خمینی اور رہبرِ معظم آیت اللہ خامنہ ای کو امام زمانہ عج کا برحق نمائندہ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور آجکل اسی موضوع کے بارے میں شک وشبہات پھیلائے جا رہے ہیں۔

استاد کے مطابق آجکل جادو کا سلسلہ بھی لوگوں کے درمیان زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور عجیب وغریب چیزیں دکھا کر باطل کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس سلسلہ دروس کا نام روایتِ عہد رکھا گیا یعنی عہد کی داستان، کہ مسلمانوں نے جو غدیر خم کا عہد توڑ دیا اس کے نتیجے میں آج مسلمانوں کی کیا حالت زار ہے۔اس عہد شکنی کے بعد مسلمانوں کے دل اتنے سخت ہو گئے کہ انھوں نے ۲۶ ہجری کے امام زمانہ، امام حسینؑ کو بے دردی کے ساتھ شہید کر ڈالا، اور یہی دلوں کو نرم کرنے کے لیے امام سجاد ع نے مکتب تشیع میں اشک کی بنیاد رکھی کہ امام حسین ع پر اشک بہانے سے یہ سخت ہوئے دل نرم ہو سکیں اور اپنے عہد کی طرف پلٹ سکیں۔ابھی تک روایتِ عہد کے 58 حصے ہو چکے ہیں۔یہ استاد علی اکبر رائفی پور کے آڈیو دروس کا ترجمہ ہے۔

اور ہم نے روایتِ عہد کا پہلا حصہ جس کا نام حقیقت ذوالقرنین ہے، شروع کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

حقیقت ذوالقرنین

آج کے جلسے کا موضوع، حقیقت ذوالقرنین بہت دلچسپ موضوع ہے۔ بہت سے نظریات ہیں اس بارے میں۔۔ آپ نے کوروش کی داستان سنی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے حضرت سلیمان ع کی داستان بھی سنی ہے۔ ابھی میں نے ایک ایسی تحقیق بھی پڑھی جس میں ذوالقرنین کو alien بتایا گیا تھا۔

میں نے اس لئے اس موضوع کا انتخاب کیا ہے کہ دشمن اس موضوع کا بہت غلط استعمال کر رہا ہے اور دشمن شناسی کسی بھی مکتب کیلئے بہت ضروری ہے۔

یہ ہماری اساس ہے میں نے اس موسسہ کا نام بھی موسسہ مصاف رکھا ہے جس کا مطلب ہے جنگ، اور یہ آرگنائزیشن امام زمانہ عج کے دشمنوں کی شناخت کیلئے جنگ کرے گی۔

قرآن، سورۃ کہف میں 2-3 داستانیں بیان کرتا ہے۔ سورۃ کہف، قرآن کی عجیب ترین سورتوں میں سے ہے بہت عجیب ہے۔ سب کو پتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نیزے پر قرآن پڑھ رہے تھے لیکن کوئی یہ سوال نہیں پوچھتا کہ کون سی آیت پڑھ رہے تھے۔ ہمیں پتا ہے کہ سورۃ فجر ہے ہی امام حسین علیہ السلام کی سورت، تو پھر آپ نے اس سورۃ کی تلاوت کیوں نہ کی ایک یہ سورۃ ویسے ہی عجیب ہے دوسرا غلط قسم کی احادیث جو کعب الاحبار نے بیان کی ہیں ان آیات کو اور ہی پیچیدہ کر دیا ہے۔

اس سورۃ کی 81 آیت تک ایک قصہ ہے اس کے بعد دوسرا قصہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی آیت

ہے اے پیغمبر ﷺ یہ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دو کہ بہت جلدی اس کے بارے میں ذکر کروں گا ہم نے زمین اس کے اختیار میں دے دی تھی اور ہر چیز کا ساز و سامان عطا کر دیا تھا۔

(سورہ کہف ۸۳)

وَيَسأَلُونَكَ عَن ذِي القَرنَينِ قُل سَأَتلُوعَلَيكُم مِنهُ ذِكرًا

اور اے پیغمبر ﷺ یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ان کا تذکرہ پڑھ کر سنا دوں گا

ذوالقرنین کا ایک خاص مقام تھا۔ جب پیغمبر ﷺ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال پوچھا گیا کیوں اسی وقت ہی جواب نہ دیا گیا؟ کیوں کہا گیا کہ ہم جلد ہی اس کا ذکر کریں گے کیوں کہا؟ یہ موضوع بھی دلچسپ ہے۔

اِنَّامَكَّنَّا لَهُ فِي الأرضِ وَآتَينَاهُ مِن كُلِّ شَيءٍ سَبَبًا ۸۴

ہم نے ان کو زمین میں اقتدار دیا اور ہر شے کا ساز و سامان، سبب عطا کر دیا

سببا، ان کے پاس ایک "سبب" تھا ایک وسیلہ تھا

فَأَتبَعَ سَبَبًا ۸۵

پھر انہوں نے ان وسائل کو استعمال کیا

جس سے وہ لمبا سفر جلدی طے کرتے،

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغرِبَ الشَّمسِ وَجَدَهَا تَغرُبُ فِي عَينٍ حَمِئَةٍ

Presented by Ziaraat.Com

وَوَجَدَ عِندَهَا قَومًا قُلنَا يَا ذَا القَرنَينِ اِمَّا اَن تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَن تَتَّخِذَ فِيهِم حُسنًا ۸۶

یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کی منزل تک پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں ڈوب رہا ہے اور اس چشمہ کے پاس ایک قوم کو پایا تو ہم نے کہا کہ تمہیں اختیار ہے چاہے ان پر عذاب کرو یا ان کے درمیان حسن سلوک کی روش اختیار کرو۔

ایک جگہ پہنچے دیکھا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یہ خود ایک بحث کرنے والا موضوع ہے اور پھر انہیں ایک قوم ملی، قرآن نے اس قوم کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا۔ ذرا سا بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

ہم نے کہا اے ذوالقرنین! اگر چاہتے ہو تو انہیں عذاب دو اور اگر چاہتے ہو تو انہیں چھوڑ دو۔۔ یہ کیسا مقام تھا؟؟ خدا کہہ رہا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں ہے چاہو تو عذاب کرو چاہو تو چھوڑ دو۔ قصہ اور پیچیدہ ہو گیا۔

قَالَ اَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكرًا

ذوالقرنین نے کہا کہ جس نے ظلم کیا ہے اس پر بہرحال عذاب کروں گا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں پلٹایا جائے گا اور وہ اسے بدترین سزا دے گا (۸۷)

ذوالقرنین نے کہا جو بھی ظلم کرے گا ہم مستقبل میں اسے عذاب دیں گے۔

آغا آپ تو کہاں پہنچ گئے! حاکم بھی ہو گئے مغرب پر! تو ابھی عذاب کرو نا! لیکن کہہ رہے ہیں مستقبل میں عذاب کروں گا۔۔ عذاب کا وعدہ دے رہے ہیں لیکن کہہ رہے ہیں یہ میرا عذاب، خدا کے عذاب سے مختلف ہے۔ جو شخص مر جائے گا، خدا اس پر عذاب کرے گا لیکن جو عذاب میں کروں گا وہ مختلف

ہے یعنی یہ شخصیت، اس بات پر قادر ہے کہ سزا و جزا اور عذاب دے سکے۔

وَأَمَّا مَن آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الحُسنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِن اَمرِنَا يُسرًا

اور جس نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا ہے اس کے لئے بہترین جزا ہے اور میں بھی اس سے اپنے امور میں آسانی کے بارے میں کہوں گا (۸۸)

میں جرائت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ قرآن کی پیچیدہ ترین شخصیت ذوالقرنین ہیں اور جو شخص ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا ہم نے اس کے لیے جزائے حسنہ رکھا ہے۔۔ یہاں جمع کا فعل استعمال ہوا ہے ہمارے امر سے ان لوگوں تک ایک آسانی پہنچے گی جن لوگوں نے نیک عمل کیے۔ "ہمارے امر" یہ فعل کا جمع قرآن میں جب بھی استعمال ہوا ہے یا پیغمبر ﷺ نے کیا ہے یا خود خدا نے استعمال کیا ہے

ثُمَّ أَتبَعَ سَبَبًا (۸۹)

اس کے بعد انہوں نے دوسرے وسائل کا پیچھا کیا

حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ مَطلِعَ الشَّمسِ وَجَدَهَا تَطلُعُ عَلَىٰ قَومٍ لَّم نَجعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِترًا (۹۰)

یہاں تک کہ جب طلوع آفتاب کی منزل تک پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع کر رہا ہے جس کے لئے ہم نے آفتاب کے سامنے کوئی پردہ بھی نہیں رکھا تھا

پہلے ذوالقرنین مغرب میں گئے تھے پھر اگلی آیت میں کہہ رہے ہیں کہ ذوالقرنین مشرق میں

Presented by Ziaraat.Com

گئے۔یعنی پہلے مغرب میں پھر مشرق میں۔۔قرآن میں جتنی آیات میں بھی مشرق ومغرب کا ذکر ہوا ہے پہلے مشرق کا ذکر ہوا ہے پھر مغرب کا لیکن یہاں الٹ ہے۔ایک ہی جگہ ہے جہاں پہلے مغرب کا استعمال ہوا ہے۔"**مطلع الشمس** " کا ترجمہ یہاں مشرق کیا گیا ہے۔ویسے مغرب اور مشرق بھی تو نسبی ہے۔ زمین تو گول ہے جہاں پر بھی ہو۔۔۔اب قصہ اور پیچیدہ ہو گیا۔

یہ قصہ اتنے منابعوں اور کتابوں میں بیان ہوا ہے کہ ہر لفظ پر بہت وقت کے لیے غور کرنا ہے۔

پھر انہیں ایسی قوم ملی کے جن پر ہم نے کوئی پردہ بھی نہ رکھا تھا،یعنی ایسی خانہ بدوش قوم تھی کہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی اپنا سامان کندھے پر رکھتی اور نکل جاتی ان کا کوئی ستر اور پردہ نہ تھا ان کا لباس صرف سورج تھا اور ہمیں اس داستان کی ہر چیز کا علم ہے آپ کو کیا ضرورت ہے کہ آپ ذوالقرنین کی داستان کی مکمل اطلاع رکھیں؟ ہمیں ہر چیز کی خبر ہے اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے۔

حَتَّیٰ إِذَا بَلَغَ بَینَ السَّدَّینِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَومًا لَّا یَكَادُونَ یَفقَهُونَ قَولًا

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئے تو ان کے قریب ایک قوم کو پایا جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی (۹۳)

دوبارہ سبب کے ذریعے دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئے تو اس کے قریب ایک قوم کو پایا۔

دھیان سے ان پہاڑوں کے درمیان قوم نہ تھی بلکہ اس کے قریب تھی ان لوگوں کو کوئی زبان بھی نہ آتی تھی کچھ بھی سمجھ نہ آتا تھا اس بات کا کیا مطلب ہے؟؟ کیا انہیں زبان نہ آتی تھی، یا وہ گونگے بہرے تھے

؟ اور دونوں صورتوں میں انہوں نے کس طرح ذوالقرنین سے کہا کہ یہ یاجوج و ماجوج زمین میں فساد کر رہے ہیں مفسد ہیں۔

قَالُوا یَا ذَا القَرنَینِ إِنَّ یَأجُوجَ وَمَأجُوجَ مُفسِدُونَ فِی الأَرضِ فَهَل نَجعَلُ لَكَ خَرجًا عَلَىٰ أَن تَجعَلَ بَینَنَا وَبَینَهُم سَدًّا (۹۴)

ان لوگوں نے کسی طرح کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم آپ کے لئے اخراجات فراہم کر دیں اور آپ ہمارے اور ان کی درمیان ایک رکاوٹ قرار دیدیں۔

انہوں نے کہا ذوالقرنین، خرچا ہم اٹھاتے ہیں ہم پیسے دیتے ہیں، تم ایک دیوار ہمارے اور ان کے درمیان بنا دو، ہمارے اور ان کے درمیان فاصلہ آ جائے ہم پیسے دیں گے۔

قَالَ مَا مَكَّنِّی فِیهِ رَبِّی خَیر’’ فَأَعِینُونِی بِقُوَّةٍ أَجعَل بَینَكُم وَبَینَهُم رَدمًا (۹۵)

انہوں نے کہا کہ جو طاقت مجھے میرے پروردگار نے دی ہے وہ تمہارے وسائل سے بہتر ہے اب تم لوگ قوت سے میری امداد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دوں انہوں نے کہا جو خدا نے مجھے دیا ہے وہ تمہارے پیسوں سے بہت بہتر ہے، مجھے آپ سے نہیں چاہیے۔تو انہوں نے فی سبیل اللہ ان کے لیے دیوار بنا دی۔انہوں نے کہا مجھے پیسے نہیں چاہیے بلکہ خود بھی تمہاری مالی امداد کروں گا لیکن میں تم سے تم لوگوں کی افرادی قوت مانگتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

ویسے ایک دلچسپ نکتہ ہے کہیں پر بھی یہ ذکر نہیں ہوا کہ ان کا لشکر تھا یا ان کی فوج تھی کوئی ذکر نہیں ہوا بلکہ کہا کہ میری مدد کرو اپنی قوت سے، تم لوگ مجھ سے "سد" (رکاوٹ) قائم کرنے کی درخواست کر رہے ہو میں تمہارے لیے "رد" بنا دوں گا۔ "ردما" ایسی چیز ہے جس میں نفوذ ممکن نہیں اس میں سے گزرا نہیں جا سکتا جیسے "سد" ایسی چیز ہے کہ پانی اس کے لیول سے زیادہ ہو تو اوپر سے عبور کر کے گزر جائے گا۔ ردما ایسی چیز ہے کہ اس میں سے اور اس کے اوپر سے کچھ نہیں گذر سکتا مثال کے طور پر آپ یہ "اردوی جہادی" کے طور پر گاؤں جائیں وہ لوگ آپ کو کہیں مسجد بنا دو۔ آپ کہیں گے مسجد بھی بناؤں گا حمام بھی بناؤں گا اور ایسی مسجد بناؤں گا جس کی مثال نہیں ملتی اور ایک روپیہ بھی نہ لوں گا۔

آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا(۹۶)

چند لوہے کی سلیں لے آؤ۔ یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر ڈھیر ہو گیا تو کہا کہ آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو کہا آؤ اب اس پر تانبا پگھلا کر ڈال دیں.

فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا(۹۷)

جس کے بعد نہ وہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اس میں نقب لگا سکیں

یہ لوگ نہ اس میں سے گذر سکیں گے نہ چڑھ سکیں گے نہ اس میں سوراخ کر سکیں گے۔

قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا(۹۸)

ذوالقرنین نے کہا کہ یہ پروردگار کی ایک رحمت ہے اس کے بعد جب وعدہ الٰہی آجائے گا تو اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا کہ وعدہ رب بہر حال برحق ہے

اب اس "ردما" جو بنایا تھا کہہ رہا ہے کہ یہ خدا کی رحمت ہے اور جب میرے خدا کا وعدہ آئے گا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور خدا کا وعدہ ہے حق ہے۔

آپ کو ان تمام آیتوں سے کیا سمجھ آئی؟؟ وہ مطالب جو پہلے ہی سمجھ نہ آرہے تھے میری گفتگو سے وہ اور زیادہ پیچیدہ ہو گئے، کیا ہو جاتا کہ قرآن پوری داستان سنا دیتا؟ وہ قرآن جو اعجاز ہے اور اس کا ایک حرف بھی معمولی نہیں ہے۔

اب دیکھتے ہیں کتنے امیدوار ہیں تاریخ میں کہ ذوالقرنین ہو سکتے ہیں۔

پہلا شخص ہے اسکندر مقدونیہ، کہ فارسی میں جسے گجستگ (ملعون) کہا جاتا ہے اسے اسکندر سوم کہا جاتا ہے 333-356 ،ق۔م۔ اسکندر، فلپ دوم کا بیٹا تھا اور اسکندر مقدونیہ، اسکندر رومی، اسکندر ذوالقرنین، اسکندر روس بھی کہا جاتا ہے۔یعنی مسلمانوں نے یونانیوں کے قانون کی بہت اچھی پیروی کی ہے اور آخری میں ایک "وس" یونانی بھی لگا دیا۔ تاریخ کا ایک بہت بڑا بادشاہ رہا ہے، جس نے دنیا کی سب سے بڑی حکومت تشکیل دی۔ کہتے ہیں کہ پہلے مقدونیہ کا حاکم بنا پھر یونان پر، پھر ایران پر حملہ کیا پھر مصر ،چین اور پھر ہندوستان۔ کہتے ہیں کہ یہ ذوالقرنین ہو سکتا ہے۔

اسکندر ایک ایسی تاریخی شخصیت ہے کہ اس کے بارے میں تاریخ بہت بحث ہے اور بہت متضاد رائے بھی ملتی ہیں۔ میں اکیڈمک تاریخ کی بات نہیں کر رہا بلکہ اس تاریخ کی بات کر رہا ہوں جو سینہ بہ سینہ

Presented by Ziaraat.Com

منتقل ہوئی ہے۔ ہمارے فارسی کے اشعار میں یہ اسکندر، حضرت خضر کے غار کا یار ہے اور یہ دونوں اکٹھے جاتے ہیں آبِ حیات پینے۔ اور پھر اسکندر بہت ساری نصیحتیں بھی کرتا ہے۔ مغرب کے منابع میں، اسکندر کی شخصیت اور تاریخ ہمارے منابع کی نسبت روشن اور واضح ملتی ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایران میں اس شخصیت کے متعلق جو کتب منابع ہیں ان پر فاتحہ پڑھ دینی چاہیے۔

ایسی ایسی کہانیاں ہیں ہماری تاریخ میں، کہ افسانے نے حقیقت کو چھپا لیا ہے۔ اسلامی اور ایرانی تاریخ میں اسکندر کے ایسے افسانے بتائے گئے ہیں کہ اسے سلسلہ کیانیان ایرانی کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ ہمیں 300 سال پہلے بالکل علم نہ تھا کہ ہخامنشیان دورہ حکومت کا بھی وجود تھا۔ ہم شش دانیان حکومت کی بات کرتے تھے اور کیانیان کی بات کرتے تھے کیونکہ شاہنامہ فردوسی میں اس کا اس طرح سے ذکر ہوا ہے۔ ویسے میں ہخامنشیان کے بارے میں جدا تقریر کروں گا۔ کچھ ایرانی ان مے اتنے دیوانے ہیں کہ نام سن کر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف والے اتنے بیزار کہ صرف توہین کرتے ہیں اور میری تحقیق کے مطابق دونوں غلطی پر ہیں۔

کہتے ہیں کہ دارا، کیانی بادشاہ کا فرزند، فلیپ کی بیٹی سے شادی کرتا ہے اور ان کا فرزند اسکندر ہوتا ہے اس کہانی کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ ایرانی شکست کے مارے افسردہ تھے اس لیے یہ بیان جاری کیا ہم ایرانیوں کو یقین نہ آیا کہ ایک شخص اٹھا اور ہماری 200 سالہ حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ ایسا ممکن ہے کہ ایک عام شخص ہماری حکومت کو شکست دے، ضرور یہ بادشاہ کا بیٹا ہی ہوگا اس لئے کہا کہ دارا ہمارا بادشاہ تھا یہ اس کا فرزند ہے اور اگر اس نے ہماری سلطنت کو فتح کیا، کوئی بات نہیں یہ ایرانی ہی تھا۔

اس وقت بندے کو حیرت ہوتی ہے کہیں پر یہ شخص جاہ طلب اور خونریزی کرتا ہے کہیں پر حضرت خضر کے ہمراہ ایمان کی تلاش میں ہے، یہ منابع جن کا ذکر کر رہا ہوں یہ ساسانی اور زرتشتی منابع ہیں۔

کیوں کہا گیا کہ اسکندر، ذوالقرنین ہے؟ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اسکندر کے بارے میں انہیں زیادہ سمجھ نہ آسکی۔ ذوالقرنین کی داستان کا بھی زیادہ پتا نہ لگ سکا "خیام" میں اصرار کرتے ہیں کہ اسکندر، ذوالقرنین ہے۔ کیونکہ دونوں کی سمجھ نہیں آتی۔ ظہور اسلام سے پہلے اسکندر کو وہی ذوالقرنین مانا جاتا تھا کہ آدھی دنیا کا بادشاہ تھا اور اسلام کے بعد قرآن میں ذوالقرنین کے متعلق آیات نازل ہوئیں لیکن آہستہ آہستہ مشکلات بڑھنے لگیں، پتا لگا کہ اسکندر تو بہت سفاک شخص تھا اس نے تو اپنی سلطنت میں خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا یہ کس طرح ذوالقرنین ہوسکتا ہے جو قرآن کے مطابق وحدہ ہے اور خدا کی رحمت کی بات کر رہا ہے۔۔ اب آئے اور کیا کیا؟؟ انہوں نے کہا قحط تو نہیں ہے، ہماری مرضی، آئے اور دو، دو ذوالقرنین بنا دیے۔ ایک اسکندر تھا، ایک دوسرا۔ آپ خود سوچیں یہ کتنی بڑی خیانت ہے۔۔۔ شخص سوال کا جواب نہیں ڈھونڈ سکا، اس نے سارا حساب ہی بدل دیا۔

دوسرا امیدوار، کہ جسے کہا جاتا ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوسکتا ہے اس کا نام ہے کوروش (Cyrus) جس نے ہخامنشی خاندان کی بنیاد رکھی۔۔ ایک وجہ جو اسکندر کی شخصیت کو بدل دیا گیا وہ یہ بھی تھی۔۔۔ جونہی آئیڈیا آیا کہ کوروش بھی ذوالقرنین ہوسکتا ہے اسکندر کو تبدیل کر دیا گیا، مثال کے طور پر مولانا ابوالکلام آزاد نے ان آیات کی تفسیر لکھی، اس میں کوروش کے ذوالقرنین ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا۔ علامہ طباطبائی نے اپنی تفسیر میں اس کی طرف اشارہ کیا۔۔ آیت اللہ مکارم شیرازی نے اپنی تفسیر میں اس کا ذکر کیا۔۔ اب جب

Presented by Ziaraat.Com

یہ پڑھا تو جو اسکندر کے بارے میں کچھ چھپا کر رکھا گیا اور اس کی زندگی کے برے کام، جو پہلے اس وجہ سے نہیں بتائے جاتے تھے کہ، اگر ذوالقرنین ہو تو کتنی بری بات ہے اب وہ بھی منظر عام پر آگئے اور اسکندر نظروں سے گر گیا۔

ایران میں یہ روایات مصری اور زرتشتی کتابوں سے آئی ہیں۔ جب عربوں نے ایران پر حملہ کیا تو ان افسانوں کو اپنی کتابوں میں پھر سے وارد کیا۔ اس طرح سے ان افسانوں کا کچھ سے کچھ بنا دیا۔ اس لیے سب سے پہلے اسکندر کے بارے میں مبالغہ آمیز داستانیں، یونانی زبان میں لکھی گئیں۔۔۔ اسکندر کی وجہ سے یونان پوری دنیا پر حکمرانی کر سکا اس لئے انہوں نے اسکندر کے بارے میں مبالغہ امیزی کے ساتھ لکھنا شروع کیا۔ یہ ماجرا، 2400، 2300 سال پہلے کا ہے اس زمانے میں تو کوئی لکھتا نہ تھا یہ سب سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے رہی۔۔۔ ابھی اگر آپ ایک بات کا ذکر کریں تو، پانچ لوگوں کے بعد ہی یہ بات کچھ اور بن جائے گی یہ اتنی بدل جاتی ہے۔ جیسے جیسے آگے چلتی گئی اسکندر کا قد زیادہ ہوتا گیا، بیوی بچے زیادہ ہوتے گئے ،آج اسی لیے ہمارے پاس کوئی صحیح اطلاع نہیں ہے۔

زرتشتی کے دینی منابع میں اسے ملعون شدہ، لعنت شدہ کہا گیا اور دوسری طرف ہمارے اسلامی منابع میں یہ حضرت خضر کے ساتھ آبِ حیات ڈھونڈنے جاتا ہے اسی لیے ہمارے عرفانی اشعار میں اس کا بہت ذکر ہے۔

زرتشتی منابع میں اسے گجستگ ،ملعون اور دشمن کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے اور ان کے مطابق یہ دین کو پھیلانے نہ دیتا تھا۔ یہی اسکندر۔۔۔ اس اسکندر کو ایرانی بنانے کی کوشش کی گئی کہ یونانی نہ تھا کیونکہ

یونانی ایران پر قبضہ نہیں کر سکتے، یہ ایرانی تھا اس لیے خیر ہے۔ ہم وطن اسی اسکندر کا بہت ذوق وشوق سے تذکرہ کرتے ہیں لیکن علم نہیں کہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔

ہمارے منابع میں لکھا ہے کہ اسکندر ایک اچھا مسلمان اور موحد شخص تھا جو کعبہ کی زیارت کے لیے بھی جاتا تھا اور اسرافیل سے بھی ملاقات کرتا تھا اب جبرائیل لکھا ہوتا پھر بھی کوئی بات تھی۔۔۔ اسرافیل۔

ایک اور جگہ لکھا ہے کہ اسکندر وہی مسیح روح القدس ہے جو صلیب پر لٹکایا گیا۔ استغفراللہ یعنی مسیح، اسکندر تھے۔

یہ سب باتیں کہاں سے نکلیں؟؟ مسیح کہاں ہے؟؟ ایک مصری گمنام کی کتاب ہے۔ جعلی باتیں ،ایک کتاب جو 200 صدی میں لکھی گئی جب اسکندر کو گزرے پانچ صدیاں ہو چکی تھیں ایک ناشناس شخص نے یہ کتاب لکھی جو مصری تھا۔ یہ کتاب ارسطو کی بہن کے بیٹے Callisthense کے نام سے مشہور ہوئی اور یہ شخص تاریخ میں "دروغ گو" جھوٹے کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر اس کتاب کو ایک ناشناس مصری نے لیا اور ان افسانوں میں اور مبالغہ آرائی کی۔ اور اسے یونانی زبان میں ترجمہ کیا یہ افسانے دوسری زبانوں جیسے یونانی، عربی، لاطینی، سریانی، عبرانی، ارمنی زبانوں میں افسانوں کی بنیاد بنے۔ یعنی ایک مصری نے ایک افسانے سے کیا کچھ بنایا جو دوسری زبانوں میں بھی پھیل گیا۔

دوسری علت اسکندر کو بڑا کرنے کی، اس کے اپنے لشکر کے سپاہی اور سپہ سالار تھے جو آتے اور بتاتے کے کہ اسکندر ایسا ہے، ویسا ہے، اور ایک سپہ سالار نے ایک رومینٹک ناول لکھا اور داستان کچھ سے کچھ ہوگئی۔ ادبیات میں یہ چیز معمولی ہے اسکو داستان بنانا یا افسانہ لکھنا کہا جاتا ہے۔۔ ہمارے ایران میں

Presented by Ziaraat.Com

بھی رستم کی داستان ایسے ہی ہے۔

بعد میں یہ داستان نویسی اور مبالغہ آمیزی، اسلام میں بھی نفوذ کر گئی جیسے "غالی" ہیں یہ اہلبیتؑ کو بہت بزرگ دکھاتے ہیں اور اہلبیتؑ بہت شدت سے ان کی مخالفت کرتے۔۔

کچھ عرصے پہلے ایک شخص ایک روایت سنا رہا تھا اس روایت کی ایک چیز بھی درست نہ تھی۔ میں "جعل" یعنی جعلی احادیث کے موضوع پر بھی ایک تقریر کروں گا۔

کہہ رہا تھا کہ جب امام علیؑ نے خیبر کا دروازہ اکھاڑا اور اوپر آسمان کی طرف پھینکا، دروازہ پہلے آسمان تک پہنچ گیا، پہلے آسمان پر ہلچل ہوگئی، کچھ فرشتے زخمی ہوگئے کچھ ادھر ادھر بھاگ گئے، کچھ سمجھ نہ آئی کہ کیا ہوا، پھر وہ دوسرے آسمان پر پہنچا، پھر وہ تیسرے چوتھے آسمان پر پہنچا، فرشتے چلائے خدایا یہ کیا ہو رہا ہے، خدا نے کہا اگر یہ دروازہ یہاں پہنچ گیا تو میں کیا کروں گا، دروازہ آیا، خدا اپنے تخت سے تھوڑا سا دوسری طرف ہلا اور دروازہ اوپر چلا گیا بچت ہوگئی۔۔۔ استغفر اللہ یہ کیسی روایات ہیں جو اہلبیتؑ سے نسبت دی جاتی ہیں کچھ تو جان بوجھ کر بنائی گئیں اور کچھ واقعی جاہل محبت کرنے والوں نے فائدہ پہنچانے کے لیے بنائی لیکن الٹا نقصان کیا۔

"جعلی" داستان اور افسانے بنانے کی کہانی لمبی ہے۔ جعلی احادیث کی داستان بھی ہے۔ عرب، ترکوں کو پسند نہ کرتے تھے اس لیے عربوں نے پیغمبروں کی زبانی ترکوں کے خلاف بھی احادیث بنائیں۔ اور پیغبر سے نسبت دیتے ہیں۔ منابع میں ہے کہ اسکندر نے خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے یعنی اس کے بارے میں متضاد رائے ہیں۔ کہیں کہتے ہیں کہ موحد، مومن تھا، دوسری جگہ کہتے ہیں کہ اس نے خدا ہونے کا

دعویٰ کیا۔ تقریباً تین، شجرہ نامہ اس کے لیے ذکر ہوئے ہیں۔

اس کا سامی نسب نامہ، ایسوع سے ملتا ہے جو حضرت اسحاق کے فرزند ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ حضرت اسحاقؑ کے دو فرزند تھے ایک ایسوع ایک یعقوب۔ آج کی تورات میں ایسے ذکر کیا ہے کہ نبوت ایسوع کو ملنی تھی۔ ایسوع کا بدن بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں اسحاق اندھے ہوگئے تھے۔ یعقوب کی والدہ نے چالاکی دکھائی (نعوذ باللہ) یعقوب کو ایک بکری کی کھال میں لپیٹا اور اسحاق کو کہا کہ یہ لو، حضرت اسحاق نے بھی ہاتھ لگایا اور کہا ہاں یہ بالوں سے بھرا ایسوع ہی ہے کہا کہ میں نے اسے متبرک کردیا اور میرے بعد یہ نبی ہوگا۔ اب جب کہہ دیا تو نبوت واپس نہیں ہوسکتی تھی۔ سب ایک عورت کے جال میں پھنس گئے (نعوذ باللہ)۔

یہ تحریفات، ششم صدر میلادی میں ایک یہودی مسیح شاعر نے کیں اور اس میں داستان ڈالیں۔

مصری شجرہ نامے کے مطابق اسکندر مصری کاہنوں کی عبادت گاہ کا بہت احترام کرتا تھا اس لیے مصر کے کاہنوں نے کہا کہ اسکندر، ہامون خدا کا بیٹا ہے۔ اسے متبرک کردیا کہا کہ تم خدا کے بیٹے ہو۔ ایک اور داستان یہ ہے کہ بادشاہ ناقوس، جب ھخامنشی سلطنت کا خاتمہ کرنے مصر سے وہاں گیا، تو منجم کی صورت میں اور جادو کے ذریعے، فیلپ کی بیوی کا دل اپنی طرف مائل کرلیا اور اس ناجائز تعلق کی بدولت اسکندر پیدا ہوا۔ مجمع التواریخ میں آیا ہے کہ ابنِ عربی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا۔

اسکندر کا ایرانی نسب بتا چکا ہوں۔ دارا، بادشاہ فیلپ کی بیٹی سے شادی کرتا ہے اور ان کا بیٹا اسکندر۔۔۔ دارا کو فیلپ کی بیٹی کے منہ سے بدبو آتی تھی اس لیے اس نے ایک جڑی بوٹی "اسکندر روس"

Presented by Ziaraat.Com

سے اسکا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ٹھیک نہ ہوسکی تو اس نے اسے واپس فیلپ کے پاس بھیج دیا۔ وہاں اس کا بیٹا ہوا، فیلپ نے اسی پودے کے نام پر اس کی نام اسکندر روس رکھ دیا یعنی فیلپ اس کا نانا تھا۔ اب اگر زعفران دے دیتے تو اس کا نام زعفران ہوجاتا یا اسی طرح کوئی اور پودا۔۔۔

پھر کہتے ہیں کہ ارسطو کا شاگرد تھا، اس کا ہم کلاس تھا، پیغمبر تھا، یا پھر یہ کہ ارسطو اسکندر کا وزیر تھا مشاور تھا۔ کبھی کہتے ہیں کہ پیغمبر کا بیٹا تھا۔ کبھی کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کی ناجائز اولاد تھا، اہلِ سنت تواریخ، ابن جوزی، تاریخ طبری، گردیزی، ابنِ کثیر، فصیحی نژاد اسکندر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوحؑ تک پہنچاتے ہیں۔

کبھی کہتے ہیں کہ اس نے خشایار سے جنگ کی پھر کہتے ہیں کہ اس نے "دارا" سے جنگ کی۔

ایک نکتہ بتاتا چلوں۔ عبری میں "س"، "ش" میں بدل جاتی ہے۔ یونانی میں ایک "اوس" "Us"، آخر میں لگادیتے ہیں "دارا" کا بن گیا ہے 'داریوش'۔ کوروش کو Cyrus کہا جاتا ہے۔

کبھی کہتے ہیں کہ اسکندر نے 7000 ایرانیوں کا قتل کیا پھر کہتے ہیں کہ اسکندر نے کبھی ایران پر حملہ نہیں کیا، کہتے ہیں کہ اس نے ایرانی بادشاہ کی بیٹیوں سے شادی کی پھر کہتے ہیں کہ اس کے لیبراٹیس کے ساتھ بھی تعلقات تھے وہی عورت جو امریکا میں مجسمہ آزادی کے نام سے کھڑی ہے، اس کے علاوہ کہتے ہیں کہ 5-6 فاحشہ کے ہمراہ یہ ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا تھا۔

سچ تو یہ ہے کہ اسکندر ایک بہت سفاک اور جبار، ہوس باز شخص تھا۔ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا اس نے خراسان میں جنگ کی۔ بابہ میں اس نے قتل عام کیا۔ دوسری جگہ کہتے ہیں کہ اس نے 12 شہر آباد

کیے اسکندریہ کے نام سے۔ ایک جگہ کہہ رہے ہیں ارسطو کا شاگرد ہے دوسری جگہ کہہ رہے ہیں کہ اپنے راستے میں آنے والی تمام لائبریریوں کو آگ لگادی۔

اتنی تفصیل سے اس کے بارے میں اس لئے بتارہا ہوں کہ ان نکات کے استعمال سے ہالی ووڈ میں ہمارے خلاف بہت فلمیں بنائی جاتی ہیں۔

کہیں کہتے ہیں کہ اسکندر یورپی تھا کہیں کہتے ہیں کہ عربی تھا، کہیں کہتے ہیں کہ یہ ذوالقرنین تھا جس نے وہ رکاوٹ بنائی جو وہی دیوارِ چین ہے۔ کہیں کہتے ہیں کہ اس نے ذوالقرنین (کوروش) اور اس کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کی۔ کہیں کہتے ہیں کہ اس کے باپ کے نام کا بھی علم نہیں۔۔ کہیں اس کی پانچویں نسل کے جد کا نام بھی لکھا ہے۔ متریوس، میتھن ۔۔۔۔۔ کبھی کہتے ہیں ایک تھا، کبھی کہتے ہیں دو تھے۔ کبھی یہ انصاف پسند بادشاہ ہے، جس کا وزیر خضر ہے۔ کبھی یہ 300 ق۔م میں مشرک بادشاہ تھا جس کا وزیر فلاسفر تھا۔

خلاصہ یہ کہ یہ داستان کسی بھی طرح قرآن کی آیات سے میل نہیں کھاتی ہے۔ اور آج تو کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ ذوالقرنین اسکندر تھا۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان، ذوالقرنین تھے۔ کیونکہ ذوالقرنین کے پاس بہت ہی خاص قسم کے اختیارات بتائے گئے ہیں اور وہ موحد بھی ہے، تو کہا جاتا ہے کہ یہ سلیمان پیغمبر ع ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس حدیث بھی ہے جس کے مطابق عام ہوا ذوالقرنین کے اختیار میں تھی۔ دو طرح کی ہوا کا اختیار حضرت ذوالقرنین ع نے خدا سے طلب کیا، ایک عام ہوا کا، ایک طوفانی ہوا کا۔ ذوالقرنین نے دونوں ہواؤں کا

Presented by Ziaraat.Com

اختیار خدا سے مانگا۔ خدا نے صرف عام ہوا کا اختیار عطا کیا اور کہا کہ طوفانی ہوا کا اختیار صرف میری حجت کیلئے ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے پاس بھی ہوا کا اختیار تھا۔

ایک تو ذوالقرنین کے پاس ہوا کا اختیار، دوسرا ان کا بہت تیز رفتاری سے حرکت کرنا۔ جیسے ابھی آیات میں بھی ہے کہ وسیلے کا استعمال کیا اور فوراً دوسری طرف پہنچ گئے۔ یہ وسیلہ کیا تھا؟؟ جو اتنی تیزی سے لے کر جاتا تھا لیکن قرآن نے واضح نہیں بتایا ہے۔

جب بھی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کا ذکر قرآن میں آتا ہے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ گئے صرف کہا گیا ہے کہ وہ چلے گئے نہیں بتایا گیا کہ کس طرح گئے۔۔۔ پیدل گئے؟؟ سواری سے گئے، کشتی سے گئے؟ لیکن ذوالقرنین کے بارے میں کہا کہ وسیلے کے استعمال سے گئے۔ اور حضرت سلیمان کے بارے میں کہا گیا کہ ہوا کے ذریعے آپ بین الطلوعین میں ایک ماہ کا فاصلہ طے کر لیتے۔ شاید یہ بھی وجہ ہے کہ حضرت سلیمان کو ذوالقرنین کہا گیا۔

سورۃ النمل آیہ ۱۶ میں بھی ''سبا'' کا ذکر ہوا ہے۔

اور پھر سلیمان داؤد کے وارث ہوئے اور انہوں نے کہا کہ لوگو مجھے پرندوں کی باتوں کا علم دیا گیا ہے اور ہر فضیلت کا ایک حصہ عطا کیا گیا ہے اور یہ خدا کا کھلا ہوا فضل و کرم ہے (النمل ۱۶)

لیکن یہ بھی ردشدہ ہے۔ یہ دونوں ایک نہ تھے۔ ذوالقرنین کے بارے میں جو آیات ہیں ان کا شانِ نزول کیا ہے؟ کچھ مشرکین نے لوگوں کو نجران کے یہودیوں کے پاس بھیجا کہ کچھ سوال ہمیں سکھا دیں، جن کے جواب پیغمبر نہ دے سکیں۔ وہ بھی کہتے جاؤ ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرو، اصحابِ کہف کا

پوچھو، انہوں نے جب سوال پوچھے تو خدا نے بھی جواب دیا۔ اس بات پر ہم بحث کریں گے کہ کیوں خدا نے اس طرح کا ذکر کیا ہے؟ کیوں کہا کہ میں جلد ہی ان کے بارے میں نشانیاں لاؤں گا، پہلی کہا کہ جلد ہی ذکر کروں گا لیکن فوراً جواب دے دیا اس کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یہ لائن اضافی ہے، جبکہ قرآن میں کچھ بھی اضافی نہیں یہ ایک شاہکار ہے ایک اعجاز ہے۔

میں نے اپنی طرف سے بڑا معرکہ مارا، فرمیسونری کی معلومات ڈھونڈی، ان کی نشانیاں، ان کے علامات، ان کی مستقبل کی منصوبہ بندی اور میں نے پیشن گوئی بھی کی کہ یہ لوگ کیا کرنے والے ہیں مستقبل میں، جو کافی درست بھی ثابت ہوئیں۔ لیکن اب جب میں نے یہ کتاب قرآن کھولی، قرآن کے موضوعات، پر مجھے احساس ہوتا ہے وہ سب کتنا سطحی تھا۔ قرآن کے ایک لفظ میں کتنی علامات نکلتی ہیں، ایک طرح سے سمجھو کچھ اور، اور دوسری طرح سے دیکھو تو ایک اور مطلب حاصل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی دیکھتا ہوں، ایک آیت سے 60۔50 مطالب نکلتے ہیں اور درست مطالب، نہ کہ انسان کے لیے شکوک وشبہات ہوں۔ صحیح اور درست سے مراد وہ مطالب ہیں جو احادیث اور روایات سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن ایسی کتاب نہیں کے جو بھی، جسطرح چاہے اس کا ترجمہ کر لے۔

کہتے ہیں کہ ذوالقرنین نہ بادشاہ تھا، نہ پیغمبر تھا، نہ فرشتہ تھا۔ اور حضرت سلیمان کا ذکر قرآن نے واضح طور پر کیا ہے، بھلا یہاں ذوالقرنین کے نام سے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور حضرت سلیمان نے بھلا کون سی دیوار یا رکاوٹ بنائی؟ کہاں ان کا یاجوج ماجوج سے سامنا ہوا؟؟ وہ بھلا کب چین آئے؟

اگلا امیدوار کہ ذوالقرنین یمن کا بادشاہ تھا۔ اسلام سے پہلے عرب کی تاریخ میں کچھ تاریخ دان،

Presented by Ziaraat.Com

سیرہ اور تیجان کی نام کی کتاب میں، ابوریحانی نے اپنی کتاب میں، عثمان بن سعید نے شمس العلوم کتاب میں ،ان سب نے ذوالقرنین کو بادشاہ بتایا ہے کہ جس نے یمن میں حکومت قائم کی۔اور وہ "سد" اور رکاوٹ بنائی جسے سد معارب کے نام سے جانتے ہیں damMarib اس کا نام ذوالقرنین کیوں تھا؟؟ کے لمبے بالوں کی دو چٹیا بناتے اور دونوں کندھوں پر رکھتے، دو شاخوں والا تاج، اس کے علاوہ وہ قدیم یمنی ناموں میں "ذی" اور "ذو" کا بہت زیادہ استعمال پایا جاتا ہے۔ذی القرنین یا ذوالقرنین۔

اب یہ یمنی ذوالقرنین کے کون کون امیدوار ہیں؟ یہاں عربوں کا ہاتھ کھلا ہوا تھا جس کو مرضی شامل کر لیتے۔۔کیا کیا داستان بنائی !مصعب بن عبداللہ، عبداللہ بن ضحاک، محمد بن خالد، سھل ابن ذی المراء، یہ سب ذوالقرنین ہو سکتے ہیں۔یہ آخری وہ شخص ہے جس نے ابراہیم کے حق میں فیصلہ دیا یعنی یہ ذوالقرنین، حضرت ابراہیم کے زمانے میں تھا4000 سال پہلے۔

عرب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ذی المراء ذوالقرنین تھا اس کا نصب نامہ حضرت نوح سے ملتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا ہے۔

ذوالقرنین جب بادشاہ بنا، تخت و تاج حاصل ہوا تو خدا کے سامنے تواضع سے پیش آیا اور خضر کے ساتھ دوستی کر لی۔ابو جعفر طبری کہتا ہے کہ فریدون کے زمانے میں جو ضحاک کا بیٹا ہے ذوالقرنین اس زمانے میں تھا۔دوسرے علماء کا عقیدہ ہے کہ موسیٰ ابنِ عمران یا ابراہیم کے زمانے میں تھا۔

خدا نے صرف چار پیغمبروں کو بادشاہی عطا کی۔داؤد، سلیمان، یوسف اور ذوالقرنین۔

یعنی تاریخ اور روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کو جو حکومت ملی وہ واقعی بہت عجیب تھی،

جیسے حضرت سلیمان کی حکومت بہت عظیم تھی، ان کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوتا تھا۔۔ ہوا ان کے اختیار میں تھی، ایسی کسی چیز کا ذکر ذوالقرنین کی حکومت کے لیے نہیں کیا گیا۔

سب سے بڑا شاہکار کعب الاحبار نے دکھایا۔کعب الاحبار یہودی تھا اسلام لایا اور افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ خلفاء کے دربار کا شیخ بن گیا۔جتنی بھی جعلی احادیث بنا سکتا تھا اس نے بنائیں، ابو ہریرہ اس کا شاگرد تھا۔اس کے مطابق ذوالقرنین، ابن ذی المراء تھا جبکہ اسکندر ایسوع کی اولاد میں سے ہے، اور اس کی نسل حضرت نوح سے جا ملتی ہے۔اس کے بعد اسکندر کی داستان سناتا ہے اور کہتا ہے کہ جب اسکندر بابہ کی زمین پر پہنچا تو بابہ کے یہودیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا، اب یہاں یہودیوں کی ڈھیر ساری تعریفیں ہیں ،اسکندر نے کہا کہ تمہارے گھروں کے دروازے کیوں نہیں؟؟ انہوں نے جواب دیا ہم تو چور نہیں ہیں پھر کہا تمہارے پاس پیسے نہیں، انہوں نے کہا ہمیں تو ضرورت نہیں، یعنی بابہ میں رہنے والے یہودیوں کی ایسی خصوصیات بیان کی ہیں اس نے، کہ ہم جو مہدوی معاشرے کے لوگوں کی خصوصیات بیان کرتے ہیں، تب بھی اس طرح کی بات نہیں کرتے، اس سے صاف پتا لگتا ہے کہ اس نے اپنے یہودی نسب کا اچھا حق ادا کیا ہے، اور عجیب و غریب تعریفیں کرتا ہے۔

اسکندر کے اس سارے نسب نامے کو ڈھونڈنا انسان کو تھکا دیتا ہے اور انسان سوچتا ہے کہ وہ کتنا فضول کام انجام دے رہا ہے۔

اگلی تاریخ کہتے ہیں کہ ذوالقرنین ایک خلائی مخلوق تھا اور آسمان سے زمین پر لوگوں کی مدد کیلئے آتا تھا اور وہ "سبا" بھی اڑن طشتری تھی، جس میں وہ آتا تھا اسی لیے ایکدم مشرق میں جاتا تھا مسئلہ حل کرتا تھا

Presented by Ziaraat.Com

پھر مغرب میں جاتا تھا مسئلہ حل کرتا تھا اور اس کے پاس بہت جدید ٹیکنالوجی تھی کہ اس نے وہ سد بنائی تھی۔

سیوطی نے بھی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ فرشتہ تھا یا فضائی مخلوق تھا۔

ذوالقرنین یعنی دوسینگ والا۔ ماضی میں سمجھتے تھے کہ زمین پر صرف دوموسم ہیں سردی وگرمی اور زمین گائے کے دوسینگوں پر کھڑی ہے جب یہ گائے ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر زمین منتقل کرتی ہے تو سردی گرمی ہوجاتی ہے۔ دوسینگ والا کون ہے ذوالقرنین، یعنی یہ گائے ہے۔

اب بندہ واقعی اس بات کا کیا تجزیہ کرے۔

تو علم نجوم کے مطابق یہ گائے یا گوسالہ، اور اس کے سینگ، جسے اب "حمل" بھی کہا جاتا ہے۔

آپ کو علم نجوم کی کتنی اطلاعات ہیں؟، 2000 سال پہلے، زمین کا افق مختلف تھا یعنی زمین مدار میں حرکت کررہی ہے جہاں یہ 2000 سال پہلے تھی اب نہیں ہے۔ 2000 سال پہلے جو افق پر ستارہ نظر آتا تھا اب نہیں آسکتا، ان کے مطابق جو ستارہ پہلے برج حمل میں تھا آج برج حوت میں ہے۔ آپ ان ستاروں کی ترتیب بھی دیکھیں پہلے گائے کا بچہ آتا ہے ، پھر گائے آتی ہے۔ ہم مچھلی کھاتے ہیں عید نوروز میں، تاکہ موسم بہار میں داخل ہوسکیں۔

اس کے مطابق یہ ذوالقرنین جو فضائی مخلوق ہے ایسے شہر میں پہنچا کہ وہاں آتشِ فشاں کا پہاڑ تھا یاجوج ماجوج بھی وہ لاوا ہیں جو اس میں سے نکل رہے تھے یاجوج کا مطلب ہے آگ لگاتا اور ماجوج جو آگ لگانے کیلئے مدد کرتا ہے اور لکڑیاں جمع کرتا ہے۔ اس کو عربوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے یہ مغلی زبان میں گوگ وماگوگ ہے ان کے بارے میں تفصیل سے بات ہوگی، یہ الفاظ مغولی سے یونانی میں پھر

یونانی سے عبری میں اور عبری سے عربی میں آئے۔

پھر ذوالقرنین نے اس آتش فشاں پہاڑ کے اوپر لوہے کی سیل لگادی اور پھر تانبا بھی پگھلا کر ڈال دیا اور قیامت، والے دن یہ دوبارہ کھلے گا اور اس میں سے لاوا پھر ابلنے لگے گا۔

ویسے تو لاوا ایسی خوفناک چیز ہے کہ پہاڑ ہلا دیتا ہے بھلا لوہا کیا چیز ہے، جو اسے روک سکتا ہے۔

ایک فرقہ ہے رائی لیسٹ انہیں یہ داستان بہت پسند آئی انہوں نے کہا کہ یہ شخص جو خلا سے زمین پر آتا تھا یہ خود، خدا تھا، خدا خلا میں رہتا ہے۔ کبھی کبھار دورہ کرنے کے لیے زمین پر آجاتا ہے کہ دیکھے کہ کیا ہورہا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ ذوالقرنین چین کا حاکم تھا 200 سال قبل میلادی۔ یہ چین کا وہ پہلا حکمران تھا جس نے چین کو یکجا کردیا۔ یہ شخص چین میں قانون لے کر آیا۔ دیوارِ چین بھی جو 7000۔3 کلومیٹر ہے ،اس نے بنائی۔ دیوارِ چین میں کچھ جگہوں پر پہاڑ آجاتے ہیں کچھ لوگ ان پہاڑوں کو دیوارِ چین میں شامل کرتے ہیں کچھ لوگ نہیں کرتے تو یہ دیوار ذوالقرنین نے مغلوں کے حملے سے بچنے کے لیے بنائی کہ وہ یاجوج ماجوج تھے۔

چین کا یہ حاکم ، یہ شخص ڈکٹیٹر تھا۔ یہ اپنے مخالفوں کا قتل کرتا اور کتابوں کو جلا دیتا مخصوصا وہ کتابیں جو اس کے عقائد کے خلاف تھیں، سب کو جلا دیا، دشمنوں کا قتل کیا۔ یہ شخص کافر تھا، اس شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ اس کے لیے ہزاروں سپاہی کے مجسمے بنائے جائیں اور اس کے ساتھ گھوڑوں سمیت دفن کیے جائیں۔ جس شخص نے کھودائی کی پہلی بار، وہ یہ منظر دیکھ کر سخت ڈر گیا، یہ سپاہی اور گھوڑے جو اس کے ساتھ

دفن کیے گئے اس لیے کہ مرنے کے بعد بھی وہ یہاں وہاں اپنے سپاہیوں کے ساتھ جنگ کرتا رہے۔

اگلے امیدوار، کہتے ہیں علی ابنِ ابی طالبؑ ذوالقرنین ہیں۔ ذوالقرنین کے لیے جو نام اور صفت کا استعمال ہوا اور روایات اور احادیث میں مکرر ذکر ہوا ہے اور بہت تواتر کے ساتھ یہ ہے کہ اس کا تعلق امیرالمومنینؑ سے ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ذوالقرنین ایک شایستہ بندے تھے کہ خدا نے اسے لوگوں پر حجت بنایا تھا۔ اس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور تقویٰ الٰہی اپنانے کا حکم دیا لیکن انہوں نے اس کے سر کے ایک حصے پر مارا، تو اس وجہ سے وہ اپنے لوگوں کے سامنے سے غائب ہوگیا۔ غیبت میں چلا گیا کہتے ہیں یا مرگیا یا جنگل میں غائب ہوگیا۔ پھر یا دوبارہ زندہ ہوا یا ظاہر ہوا اور اپنی قوم کی طرف لوٹا پھر انہوں نے اس کے سر کے دوسرے حصے پر وار کیا۔ آپ لوگوں کے درمیان بھی ایک شخص ایسا ہے جو اس شیوے پر عمل کرتا ہے۔

امیرالمومنینؑ کو جنگ احزاب میں ایک چوٹ سر پر لگی اس کے بعد مسجدِ کوفہ میں بھی یہی ہوا اسی لیے پیغمبر ﷺ کہہ رہے ہیں اس کی طرح کا ایک شخص ہماری قوم میں بھی موجود ہے۔ امیرالمومنینؑ کے ساتھ ذوالقرنین کے تعلق کی یہ روایت موجود ہے۔ اہلبیت اور پیغمبر ﷺ نے ذوالقرنین کے نام اور صفت کا استعمال کیا۔ یہ نہیں کہا کے علیؑ ذوالقرنین ہیں اس طرح کی کوئی روایت موجود نہیں کیونکہ جب پیغمبر ﷺ سے سوال کیا ذوالقرنین کون ہے تو جواب صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ شخص ماضی میں تھا بھلا کہہ دیتے کہ علیؑ ہیں۔ بلکہ ذوالقرنین کے لقب کا استعمال کیا ہے۔

مرحوم مجلسی روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا اے علیؑ تم میری امت کو خوشخبری دینے

والے ہو، تم حوضِ کوثر کے صاحب ہو، اس کے ساقی ہو، اور اے علیؑ تم ہماری امت کے ذوالقرنین ہو۔ یہ ذوالقرنین کو علیؑ سے نسبت دینا، ایک کوڈ ہے۔ ایک چھپی علامت ہے کہ بعد میں جس پر سے پردہ اٹھتا ہے۔

ملا صدرا اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں، پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ علیؑ تم اس امت کے ذوالقرنین ہو۔ شیخ مفید نے روایت کی ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ اے علیؑ تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے ذوالقرنین ہو۔

یہ اشارے، ذوالقرنین کی صفت کی وجہ سے کیے گئے، کسی نے کہا سر پر دوبار چوٹ لگنے کی وجہ سے، کچھ کہتے ہیں کہ کیونکہ حسنؑ اور حسینؑ کے والد ہیں، اس لیے انہیں ذوالقرنین کہتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ اپنے دونوں ہاتھوں پر جنت اٹھائے ہیں اس لیے اور اس طرح کی مختلف روایات۔

ابن الحدید، نہج البلاغہ کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے ذوالقرنین، میرے بھائی اور میرے چچا کے بیٹے علی ابنِ ابی طالبؑ سے محبت کرو۔ یہ کتنے عجیب و غریب اشارے ہیں لوگوں نے ذوالقرنین کے بارے میں سنا ہوا تھا ان صفات کو مختلف احادیث میں علیؑ سے نسبت دی گئیں۔ یہ ایسی صفات ہیں جو علیؑ میں ہیں۔ اس بارے میں بہت سی روایات ہیں ہمارے پاس، افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ کہیں پر ان روایات کا نہ استعمال کیا گیا نہ ذکر کیا گیا۔

شیخ صدوق، امالی میں، امام رضاؑ سے اور وہ پیغمبر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر امت کے صدیقین اور فاروق ہیں اور میری امت کے صدیق اور فاروق علیؑ ہیں اور وہ کشتی نجات ہیں اور میری

Presented by Ziaraat.Com

امت کے یوشع، شمعون اور ذوالقرنین ہیں۔

اس شیخ صدوق کی روایت میں ہے کہ "اے علی علیہ السلام! تمہارے پیروان اللہ کا حزب ہیں۔" اسے یاد رکھیے گا اس کا استعمال میں نے آگے کرنا ہے۔

علامہ مجلسی نے ایک روایت بیان کی ہے پیغمبر ﷺ نے امام علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ تم میری امت کے ذوالقرنین ہو۔ کیوں؟ کیونکہ آپ نے پیغمبر ﷺ کے ساتھ دو زمانے گزارے ایک اسلام سے پہلے ایک اسلام کے بعد، دوسرا یہ کے ذوالقرنین کی طرح آپ سادہ زیست اور خدا کی طرف موید و معین تھے اور لوگوں کے رہنما تھے۔ ذوالقرنین پیغمبر ﷺ نہ تھا، اور خدا الہام کے ذریعے اس کے ساتھ گفتگو کرتا تھا۔ تیسرا یہ کہ ان کے سر پر دو چوٹیں لگیں، چوتھا یہ کہ ان کے پاس دین اور دنیا کی طاقت ہے۔ اگلا یہ کہ ذوالقرنین کے پاس مشرق اور مغرب کی حکومت تھی اور امام علی علیہ السلام بھی جنت کی تقسیم کرنے والے ہیں یعنی جنت کا اختیار آپؑ کے پاس ہے۔ بہت ہی عجیب و غریب بات ہے یہ کہ اس روایت میں ذکر ہے کہ بہت جلد امیر المومنین علیہ السلام مشرق و مغرب کے بادشاہ ہوں گے۔

امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں ایک اور جگہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ علی علیہ السلام ذوالقرنین ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام ایسی شخصیت ہیں جو تاریخ میں دو بار رجعت کریں گے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام وہ آخری شخص ہوں گے جو زمین پر زندگی گزاریں گے۔ امام زمانہ عج کے ظہور بعد باقی اہلبیت علیہم السلام کی رجعت کا موضوع موجود ہے۔

"عجل فرجھم"۔۔۔"ہم"، سب کا واپس آنا۔

"و ان رجعتکم حق" زیارتِ ال یاسین، کہ آپ کی رجعت حق ہے لیکن امیر المومنین علیہ السلام کی یہ خاص خصوصیت ہے کہ وہ دو، بار واپس آئیں گے۔ وہ زمین پر آخری شخص ہوں گے اور مشرق و مغرب ان کی دسترس میں ہوگا۔

لیکن امیر المومنین، 1 فیصد بھی یہ تاریخ میں گزرنے والا ذوالقرنین نہیں ہیں۔ اب اس موضوع کو بھی زیرِ بحث لائیں گے کہ کیوں آپ کو ذوالقرنین سے نسبت دی گئی!

اگلا امیدوار " کوروش کبیر " (خورس)(cyrus) ایران کی تاریخ میں گزرنے والا حاکم۔ کوروش کے بارے میں ابوالکلام آزاد، مولانا مودودی، علامہ طباطبائی، آیت اللہ مکارم شیرازی اور کافی دوسرے مفسرین نے لکھا ہے کہ کوروش ، ذوالقرنین ہوسکتا ہے اور آخرین تحقیقات کے مطابق سب سے زیادہ جو شخص ذوالقرنین سے مشابہت رکھتا ہے وہ کوروش کبیر ہے۔

یونانی زبان میں کوروش، (خورس)(cyrus) کہا جاتا ہے 529-559 ق۔م ایران کا بادشاہ تھا۔ پارسی نسل سے تھا۔ تورات میں کوروش (خورس) کو یہودیوں کا منجی بتایا گیا ہے۔ یہ لوگ 70 سال تک بخت النصر کے غلام رہے، تو کوروش ایک وسیلہ تھا جس نے امت کو نجات دی۔ بخت النصر نے جتنے وسایل ہیکل سے لائے تھے کوروش نے وہ وسائل واپس بیت المقدس کو بھیج دیے۔

وہ دلائل جس کی وجہ سے کوروش کو ذوالقرنین سمجھا جاتا ہے۔

ا-: کوروش کی بہت زیادہ تعریف و تمجید کی وجہ سے قدیمی تورات یعنی کوروش کو یہودیوں کے "ماشی" منجی کے درجے تک لے کر گئے ہیں، کہتے ہیں یہی ہے جس نے تمہیں نجات دی۔ یہ لوگ 70 سال کے لیے بابل

Presented by Ziaraat.Com

میں بخت النصر کے اسیر تھے۔ جب وہ مرا اس کے بعد آنے والے بادشاہ نے بھی انھیں بہت اذیت دی۔

حضرت دانیال نبی اس زمانے کا ایک اہم کردار ہیں انہوں نے اس زمانے میں زندگی گزاری، ان لوگوں کو دیکھا اور کوروش کو بھی دیکھا۔

خداوند نے اپنے مسیح (کوروش) سے کہا کہ میں نے تمہیں اپنا ہاتھ دیا ہے تاکہ اس کے توسط سے امت کو نجات دے سکوں اس سے پتا لگتا ہے کہ کوروش خدا کا وسیلہ تھا کہ امتوں کو نجات دلا سکے۔

توراۃ کی آیات =

۱- خداوند اپنے ممسوح خورس کے حق میں یوں فرماتا ہے کہ میں نے اسکا دہنا ہاتھ پکڑا کہ امتوں کو اسکے سامنے زیر کروں اور بادشاہوں کی کمریں کھلوا ڈالوں اور دروازوں کو اسکے سامنے کھول دوں اور پھاٹک بند نہ کیے جائینگے۔

۲- میں تیرے آگے آگے چلونگا اور ناہموار جگہ کو ہموار بنا دونگا میں پیتل کے دروازوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرونگا اور لوہے کے بینڈوں کو کاٹ ڈالونگا۔

۳- اور میں ظلمات کے خزانے اور پوشیدہ مکانوں کے دفینے تجھے دونگا تاکہ تو جانے کہ میں خداوند اسرائیل کا خدا ہوں جس نے تجھے نام لیکر بلایا ہے۔

یہاں پر مشرق اور مغرب کا ذکر بھی کر دیا۔ (توراۃ کتاب اشعیاء نبی، یا ایسعیاہ نبی باب 45)

انجیل، کتاب عزرا باب ۵، آیت ۱۲-۱۵

لیکن شاہ بابل خورس کے پہلے سال خورس بادشاہ نے حکم دیا کہ خدا کا یہ گھر بنایا جائے۔

14 اور خدا کے گھر کے سونے اور چاندی کے ظروف کو بھی جن کو بنوکدنضر (بخت النصر) یروشلم کی ہیکل سے نکال کر بابل کے مندر میں لے آیا تھا ان کو خورس بادشاہ نے بابل کے مندر سے نکالا اور ان کو شیبضر نامی ایک شخص کو جسے اس نے حاکم بنایا تھا سونپ دیا۔

15 اور اس سے کہا کہ ان برتنوں کو لے اور جا اور ان کو یروشلم کی ہیکل میں رکھ اور خدا کا مسکن اپنی جگہ پر بنایا جائے۔

16 تب اسی شیبضر نے آکر خدا کے گھر کی جو یروشلم میں ہے بنیاد ڈالی اور اس وقت سے اب تک یہ بن رہا ہے پر ابھی تیار نہیں ہوا۔

بخت النصر نے بیت المقدس کو خراب کر دیا۔ کوروش کی وجہ سے وہ سارا سامان واپس آ گیا۔

اس وقت سے یہ اب تک بن رہا ہے تیار نہیں ہوا۔

خدا نے حکم دیا ہے کہ کوروش کو کہ میرے لیے گھر بناؤ کوروش نے بھی کہا گھر بناؤ لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ گیا، انہوں نے کہا یہاں سے اچھی جگہ کیا ہو سکتی ہے۔

کتاب ایسعیاہ نبی باب ۴۴، آیت ۲۸

28 جو خورس کے حق میں کہتا ہوں کہ وہ میرا چرواہا ہے اور میری مرضی بالکل پوری کرے گا اور یروشلیم کی بابت کہتا ہوں کہ وہ تعمیر کیا جائیگا اور ہیکل کی بابت کی اسکی بنیاد ڈالی جائیگی۔

دانیال نبی کا خواب اس قصے کا اوج ہے، اس قصے میں جس شخص کا ذکر کیا گیا وہ بالکل ذوالقرنین جیسا ہے۔

"قرنی" عبری ہے قرنیھم، عبرانی میں لفظ کے آخر میں ھیم کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

دانیال نبی کا خواب ذوالقرنین سے شباہت رکھتا ہے۔

انجیل، باب ۸ آیات ۲-۹

2۔اور میں نے عالم رویا میں دیکھا اور جس وقت میں نے دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ میں قصر سوسن میں تھا جو صوبہ عیلام میں ہے۔ پھر میں نے عالم رویا ہی میں دیکھا کہ میں دریای اُولائی کے کنارہ پر ہوں۔

3۔تب میں نے آنکھ اُٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دریا کے پاس ایک مینڈھا کھڑا ہے جس کے دو سینگ ہیں۔ دونوں سینگ اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے بعد نکلا تھا۔

4۔میں نے اس مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب وشمال وجنوب کی طرف سینگ مارتا ہے یہاں تک کہ نہ کوئی جانور اس کے سامنے کھڑا ہو سکا اور نہ کوئی اس سے چھڑا سکا پر وہ جو کچھ چاہتا تھا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا۔

5۔اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بکرا مغرب کی طرف سے آکر تمام روی زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا اور اس بکرے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک عجیب سینگ تھا۔

6۔اور وہ اس دو سینگ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نے دریا کے کنارے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اس پر حملہ آور ہوا۔

7۔اور میں نے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پہنچا اور اس کا غضب اس پر بھڑکا اور اس نے مینڈھے کو مارا اور اس کے دونوں سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے میں اس کے مقابلہ کی تاب نہ تھی۔ پس اس نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اسے لتاڑا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اس سے چھڑا سکے۔

8۔اور وہ بکرا نہایت بزرگ ہوا اور جب وہ نہایت زور آور ہوا تو اس کا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ چار عجیب سینگ آسمان کی چاروں ہواوں کی طرف نکلے۔

9۔اور ان میں سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو جنوب اور مشرق اور جلالی ملک کی طرف بے نہایت بڑھ گیا۔

انجیل، دانیال نبی کا خواب، باب ۸، ۹-۲۱

9۔اور ان میں سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو جنوب اور مشرق اور جلالی مُلک کی طرف بے نہایت بڑھ گیا۔

10۔اور وہ بڑھ کر اجرام فلک تک پہنچا اور اس نے بعض اجرام فلک اور ستاروں کو زمین پر گرا دیا اور ان کو لتاڑا۔

11۔بلکہ اس نے اجرام کے فرمانروا تک اپنے آپ کو بلند کیا اور اس سے دائمی قربانی کو چھین لیا اور اس کا مقدس گرا دیا۔

12۔اور اجرام خطا کاری کے سبب سے دائمی قربانی سمیت اس کے حوالہ کئے گئے اور اس نے سچائی کو زمین پر پٹک دیا اور وہ کامیابی کے ساتھ یوں ہی کرتا رہا۔

13۔تب میں نے ایک قدسی کو کلام کرتے سنا اور دوسرے قدسی سے جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ دائمی قربانی اور ویران کرنے والی خطا کاری کی رویا جس میں مقدس اور اجرام پایمال ہوتے ہیں کب تک رہے گی؟

14۔اور اس نے مجھ سے کہا کہ دو ہزار تین سو صبح وشام تک اس کے بعد مقدس پاک کیا جائے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

15۔ پھر یوں ہوا کہ جب میں دانی ایل نے یہ رویا دیکھی اور اس کی تعبیر کی فکر میں تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے کوئی انسان صورت کھڑا ہے۔

16۔ اور میں نے اُولائی میں سے آدمی کی آواز سنی جس نے بلند آواز سے کہا کہ اے جبرائیل اس شخص کو اس رویا کے معنی سمجھا دے۔

چنانچہ وہ جہاں میں کھڑا تھا نزدیک آیا اور اس کے آنے سے میں ڈر گیا اور منہ کے بل گرا پر اس نے مجھ سے کہا اے آدم زاد! سمجھ لے کہ یہ رویا آخری زمانہ کی بابت ہے۔

18۔ اور جب وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا میں گہری نیند میں منہ کے بل زمین پر پڑا تھا لیکن اس نے مجھے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا۔

19۔ اور کہا دیکھ میں تجھے سمجھاوں گا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ یہ امر آخری مقررہ وقت کی بابت ہے۔

20۔ جو مینڈھا تو نے دیکھا اس کے دونوں سینگ مادی اور فارس کے بادشاہ ہیں۔

21۔ اور وہ جسیم بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان کا بڑا سینگ پہلا بادشاہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ بخت النصر نے بیت المقدس کو خراب کر دیا۔ کوروش کی وجہ سے وہ سارا سامان واپس آ گیا۔۔ اس وقت سے یہ اب تک بن رہا ہے تیار نہیں ہوا۔

انہوں نے کہا کہ ہم اتنی دوران چیزوں کو لے کر جائیں کچھ لوگوں نے مخالفت کی، کوروش نے کہا نہیں بالکل نہیں بلکہ تمام چیزوں کو واپس لے جاؤ۔

خود خدا، بنی اسرائیل کا خدا یہ کہہ رہا ہے۔

خدا نے حکم دیا ہے کہ کوروش کو، کہ میرے لیے گھر بناؤ کوروش نے بھی کہا گھر بناؤ لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ گیا۔

دانیال نبی کا خواب اس قصے کا اوج ہے، اس قصے میں جس شخص کا ذکر کیا گیا وہ بالکل ذوالقرنین جیسا ہے۔ "قرنی" عبری ہے قرنیھم، عبرانی میں لفظ کے آخر میں ھیم کا اضافہ کر دیتے ہیں۔

جبرائیل مجھ دانیال نبی سے بات کر رہا تھا۔

علامہ طباطبائی، آیت اللہ مکارم شیرازی نے جو کوروش کو ذوالقرنین کہا ہے اس کی اساس یہی انجیل ہے، یہ سچ ہے کہ تورات میں تحریف ہو چکی ہے لیکن علماء کا نظریہ ہے کہ اس پر نظر ڈالی جا سکتی ہے۔ یہ لوگ خدا کو مانتے ہیں جنت و دوزخ کو بھی مانتے ہیں پیغمبر کو بھی مانتے ہیں لیکن خدا پیغمبر کے ساتھ کشتی لڑتا ہے۔

موسیٰ، الیاس، داؤد، سلیمان سب کو مانتے ہیں لیکن ان کی عصمت میں تحریف کرتے ہیں۔

وہ بادشاہ بنے گا اور اس کی چار سلطنتیں بنیں گی۔ یہودی معتقد ہیں کہ دانیال نبی، کوروش کے وزیر تھے اور دونوں "شوش" ایران کے علاقے میں تھے، ابھی بھی دانیال نبی کی قبر شوش میں ہے۔

ایران میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی بہت قبریں ہیں، ان میں حضرت حبقوق تویسرکان میں، اور قزوین میں 4 پیغمبروں کی قبریں ہیں۔ سلام، سلوم، سہولی اور اقلیا

دس بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں جن کا ذکر ایران میں آیا ہے، کچھ کی سند بہت معتبر ہے۔ جیسے حضرت حبقوق۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت حبقوق کی اس قبر کی سند مستند ہے۔ ایران کے سن 72ء میں ان کا بدن مبارک قبر میں بالکل صحیح وسالم دیکھا گیا۔ اوران کو دوبارہ دفن کیا گیا۔ ایک دیوار گرگئی تھی اس کے نیچے ایک سرداب تھا۔ اس سرداب میں گئے دیکھا کہ ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ وہاں بالکل صحیح وسلامت ان کا بدن موجود تھا۔ یہ پیغمبر تھے۔ آپ کو پتا ہے "عجل فرجھم" ہم کس کے لیے کہتے ہیں؟؟ اس کا تعلق حضرت حبقوق سے تھا۔ آپ پہلے شخص ہیں جنھوں نے یہ جملہ استعمال کیا۔ حضرت حبقوق سے تین کتابیں روایت ہوئی ہیں اور جب امام رضاؑ یہودیوں کے ساتھ مناظرہ کررہے تھے آپ نے ان کتابوں کا استعمال کیا کتاب حبقوق۔۔ ہم کہتے ہیں کتاب حیقوق، حضرت امام رضاؑ نے جب اس کی طرف اشارہ کیا یہودیوں سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور حضرت حبقوق وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عجل فرجھم کہا تھا۔

انجیل کی یہ آیات جو حضرت دانیال کے خواب کے بارے میں ہیں۔ اس کے آگے حضرت دانیال نے حضرت مہدی عج کی پوری سلطنت بھی خواب میں دیکھی تھی۔

اور جس آخری بادشاہ کا ذکر کررہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ پوری دنیا پر حاکم ہوگا کوئی اس کی طرح کا نہ ہوگا اور وہ آخرالزماں ہوگا اوراس کے بعد قیامت آجائے گی۔ یہ اسی باب میں ہے۔

ایک سوال یہ ہے کہ اگر یہودیوں نے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا ہے اور خدا جواب دینا چاہ رہا ہے تو اسے کس طرح جواب دینا چاہیے؟ یہ کہ ذوالقرنین میرا بندہ تھا جسے ہم نے امر کیا کہ وہ تم لوگوں کو قید سے نجات دے۔ یہودی اور عبرانی لوگوں کے لیے سب سے اہم نکتہ کیا ہوسکتا ہے؟۔۔۔ یہی کہ قید سے نجات دی، لیکن خدا نے بالکل بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے بالکل کوئی ذکر نہیں کیا بلکہ یہ بھی نہیں

کہا کہ وہ بادشاہ ہے۔ آپ قرآن چھان لیں آپ کو کچھ بھی ایسا نہ ملے گا کہ جس میں کہا ہو کہ ذوالقرنین بادشاہ تھا۔ اس کے لشکر کی طرف بھی اشارہ نہیں کیا یہ عجیب بات ہے۔ اور یہ قرآن کا متن ہے، شاہکار ہے، ایک لائن میں اتنی لمبی کہانی سناتا ہے ایک ذوالقرنین کو ڈھونڈنے کے لیے کچھ آیات، لیکن لمبی داستان۔۔۔

اگلی وجہ کوروش کو ذوالقرنین کہنے کی، کہ کوروش بہت مہربان تھا، انصاف پسند تھا قیدیوں کو رہا کر دیا۔ جب ملکوں کے ساتھ جنگ کرتا تھا ان کے بادشاہوں کو بھی قتل نہ کرتا تھا۔ بلکہ انہیں اپنا وزیر بنالیتا۔ یہ مغرب کے لوگ سکون نہیں لینے دیتے اگر کوئی ماردے تو کہتے ہیں کہ کتنا ظالم شخص تھا۔ اب وہ قتل نہیں کررہا تھا تو کچھ عرصہ پہلے میں ایک مقالہ پڑھ رہا تھا جس کا موضوع تھا کہ کوروش، برطانوی استعمار کا تشکیل دینے والا تھا۔ بادشاہوں کو زندہ رکھ کر اذیت دیتا تھا کیونکہ انگلینڈ کے استعمار میں بھی وہ حکمرانوں کا قتل نہ کرتے تھے زندہ رکھتے تھے۔ بندے کو سمجھ نہیں آتی ان کو کیسے خوش رکھو۔ تھوڑا سا تو انصاف سے کام لو۔

میں نہ ہی ان ایرانیوں کے ہمراہ ہوں جوان چیزوں پر جان چھڑکتے ہیں اور نہ ان کو درست سمجھتا ہوں جو اسے گالیاں دیتے ہیں میں نے علمی تحقیق کی ہے قرآن کو دیکھا ہے اور تاریخ کو دیکھا ہے۔

سب سے بڑی خوبی کوروش کی یہ بتاتے ہیں کہ اس نے سارا سونا بیت المقدس میں واپس بھیج دیا کون سا بادشاہ بھلا اتنا اچھا کام کرتا ہے؟

بخت النصر سونا لے کر آیا تھا۔ انجیل کے مطابق بخت النصر کا پوتا (جو دراصل اس کا بیٹا تھا) اس کا کام تھا شراب پینا اور یک سونا جمع کرنا۔ آخر کار ایک معجزہ ہوا زمین میں سے ایک ہاتھ نکلا اور اس ہاتھ نے دیوار پر کچھ لکھا اور وہ اسے پڑھ نہ پایا بیہوش ہوگیا اس کے بعد جادوگر بھی آئے وہ بھی اس کا ترجمہ نہ کرپائے

Presented by Ziaraat.Com

پھر دانیال نبی کو بلایا گیا۔

بادشاہ کہنے لگا کہ دانیال نبی میں نے اپنے اجداد سے سنا ہے کہ تم ایک بزرگ شخصیت ہو، خدا کی روح تم میں آتی ہے۔ دانیال نبی نے کہا یہ تو فضول بات ہے۔۔۔ بات بتانے والی یہ ہے کہ جلد ہی تمہاری حکومت ختم ہونے والی ہے اور یہ ایسی زبان میں لکھا تھا کہ صرف دانیال نبی اس کا ترجمہ کر پائے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ بھی ایمان لے آیا اور اس نے اعلان کیا کے کسی کو اجازت نہیں کہ وہ دانیال نبی کے خدا کی توہین کرے اس کا خدا بہت قدرت مند ہے۔

بخت النصر نے تین لوگوں کو آگ میں پھینکوایا۔ معجزہ ہوا تینوں بچ گئے۔ جب اس نے دیکھا تو کہا کہ مجھے بنی اسرائیل کے خدا کے بارے میں بتاؤ۔ بخت النصر اپنی زندگی کے آخر میں خدا پر ایمان لے آیا۔

8 سال کے لیے پاگل ہو گیا۔ جنگل میں جانوروں کے ساتھ گھاس چراتا تھا۔ سات سال بعد خدا پر ایمان لے آتا ہے واپس آتا ہے پھر سلطنت بناتا ہے۔ بتانا یہ چاہ رہا ہوں کہ بنی اسرائیل کے مطابق یہ اتنے قوی اور طاقتور بادشاہ ہمارے خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ یہ بنی اسرائیل کی تحریفات ہیں۔ ہر قوم ایسی تحریفات کر سکتی ہے۔ جبکہ بنی اسرائیل ان تحریفات کے استاد ہیں۔

اور کام جو کوروش نے کیے ان میں یہ کہ یہودیوں کے معبد تعمیر کروائے، جن قوموں پر دشمن حملہ کرنے والی ہوتی ان کی حفاظت کیلئے قلعے بنوائے۔ ھیرودوت، یونانی مورخ لکھتا ہے کہ کوروش نے حکم دیا کہ صرف لشکر کے سپاہیوں کے علاوہ کسی اور پر تلوار نہ چلائیں۔ اور جو دشمن تسلیم ہو جائے اسے مت مارو اور اس کے لشکر نے اس کے احکام کی اطاعت کی اور عام لوگوں کو بالکل بھی جنگ کے مصائب کا احساس نہ ہوا وہ کہتا ہے کہ

کوروش مہربان اور عاقل تھا۔ بہادر تھا اور متواضع تھا۔ غور کریں کہ یہ یونانی مورخ ہے۔ وہی یونان جو سالہا سال ایران کے ساتھ جنگ میں مصروف رہا۔ اگر ان کے بس میں ہو تو ہمیں بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

کوروش اور ذوالقرنین کی لشکر کشی میں شباہت۔۔۔

کوروش نے اپنی جنگ کا آغاز لیبیا سے کیا وہاں سے ہوتا ہوا بحر اسود تک پہنچا وہاں دیکھا کہ سورج غروب ہو رہا ہے۔ سمندر کے اندر جا رہا ہے اور یہ جنگ مغرب کی طرف تھی۔

مشرق کی طرف کوروش نے، کچھ جنگلوں میں رہنے والے افراد پر حملہ کیا۔ شمال کی طرف بھی حملہ کیا اور وہاں ایک رکاوٹ بھی بنائی تو یہ سب ذوالقرنین سے ملتا جاتا ہے۔

انجیل میں دانیال نبی کے باب میں کوروش کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کے دو سینگ تھے یا عقاب کی طرح کے دو پر تھے۔ اس کے علاوہ عبرانی زبان میں اس کے لیے "قرنین" کا لفظ استعمال کیا ہے اب ان تمام نکات کو ذہن میں رکھیں۔

انیسویں صدی میں ایران میں، سمندر میں سے کوروش کا مجسمہ ملا اس مجسمے کے بھی دو سینگ تھے اور عقاب کی طرح کے دو پر تھے۔ اب اس کے بعد کوئی بھی اعتراض نہ کر سکا سب پر واضح ہو گیا کے یہی کوروش یا ذوالقرنین ہے۔

ھیرودوت ہی لکھتا ہے کہ قبائل آتے تھے اور غارت گری کرتے تھے کوروش نے ان کا راستہ بند کر دیا۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ خود caucasusOcean میں، بحیرہ اسود اور دریائے خضر کے درمیان ایک تنگ راستہ بھی ہے اور وہاں سے تعمیرات کے اثرات اور لوہے کے ٹکڑے بھی ملے ہیں اور دیوار بھی ہے اسے داریول کہتے ہیں۔ ذوالقرنین نے بھی جو دیوار بنائی تھی وہ لوہے کی تھی۔

اب یاجوج وماجوج کی بات کریں۔۔۔

قرآن کہتا ہے کہ ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج کا راستہ روکا۔ یہ یاجوج ماجوج پر بھی تفصیلی بات کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بحث بہت سنجیدہ ہے اور اس پر توجہ کریں قرآن کہتا ہے کہ یہ طغیان گر تھے۔ اور فساد کرتے تھے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج زمین میں فساد کر رہے ہیں۔ قرآن نے انہیں فساد کا لقب دیا۔

انجیل، کتاب حزقیال باب 39-38= پرانا عہدنامہ

2. کہ اے آدمزاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اور اس کے خلاف نبوت کر۔

3. اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرے مخالف ہوں۔

4. اس لئے اے آدمزاد نبوت کر اور جوج سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب میری اسرائیل امن سے بسے گی کیا تجھے خبر نہ ہوگی؟

16. تو میری امت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا یہ آخری دنوں میں ہوگا

اور تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤنگا تاکہ قومیں مجھے جانیں جس وقت میں اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیس کراؤنگا۔

18۔ اور یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کریگا تو میرا قہر میرے چہرے سے نمایاں ہوگا خداوند خدا فرماتا ہے۔

کتاب حزقیال، باب ۳۹

1۔ پس اے آدمزاد تو جوج کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند خدا فرماتا ہے دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں۔

2۔ اور میں تجھے پھرادوں گا اور تجھے لئے پھروں گا اور شمال کی دو اطراف سے چڑھا لاؤں گا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچاؤں گا۔ اور تیرے کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑاؤں گا اور تیرے دہنے ہاتھ سے گرادوں گا۔

انجیل مکاشفہ یوحنا باب 20، آیہ ۸ = جدید عہدنامہ۔

8۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی جوج و ماجوج کو گمراہ کر کہ لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔

9۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔

یہ یوحنا کا مکاشفہ Appocalypse کے بارے میں ہے۔ Appocalypse یعنی

Presented by Ziaraat.Com

آخرالزمان۔

آخرالزمان میں شیطان قید سے آزاد ہوکر یاجوج ماجوج کے پیچھے جائے گا اورانہیں اکٹھا کرے گا اوراس زمانے میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوجائے گی۔

گوگ کا مطلب ہے آسمانی۔۔۔

وہ نکات جوثابت کرتے ہیں کہ کوروش ذوالقرنین نہیں ہوسکتا۔

ا:کوروش یکتاپرست نہ تھا،قرآن میں لکھاہے کہ وہ موحد تھا۔آغا آپ کوکیسے پتہ لگا؟

کوروش کے منشور میں لکھاہے۔

بابل کی فتح کے بعد کی تاریخ میں،ایک برتن ملاہے جس پراوستائی زبان میں لکھاہے کہ میں اپنی فتح کوبابل کے خدا"مردوک" کی مہربانی کانتیجہ سمجھتاہوں۔

۲-اس کے علاوہ وہ بہت آزادخیال تھااس نے کہاجس کی پوجا کرنی ہے کرو۔

جواس بات کوردکرتے ہیں وہ کہتے ہیں کیامعلوم کہ یہ یہودیوں نے کوروش کے بارے میں تحریف کی ہو! کیونکہ یہ پیغمبروں کے موحد ہونے کے لیے بھی زیادہ حساس نہیں ہیں۔

۳-پھرکہتے ہیں کہ کوروش نہ بادشاہ تھانہ پیغمبر۔۔پھر یہ کہ بادشاہ تھالیکن نہ فرشتہ تھانہ پیغمبر۔۔۔

۴-خداذوالقرنین سے گفتگوکرتا تھالیکن کوروش کے ساتھ خدا کی گفتگو کا کہیں ذکرنہیں ہوا۔

پھرکہتے ہیں کہ کوروش کے ساتھ ایک نبی تھاجومشورے دیتا تھا۔ہوسکتاہے کہ یہ دانیال نبی ہوں کیونکہ وہ اسی زمانے میں تھے۔

اگرکوروش کے پاس ایسی ٹیکنالوجی تھی تواس نے یہ "سد" کسی اور جگہ کیوں نہیں بنائی۔یہ سد اس نے ایران،خوزستان یاایسی جگہوں پر کیوں نہ بنائی؟؟اس کا جواب ملتاہے کہ یہ سد،سددفاعی تھی۔ "پانی کی سد" نہیں تھی۔

کوروش بادشاہ تھاخراج وصول کرتا تھاٹیکس لیتا تھالیکن ذوالقرنین توپیسے نہ لیتا تھا۔

قرآن کہتاہے کہ ذوالقرنین کی سد،قیامت تک باقی رہے گی لیکن جوسدکوروش سے نسبت دی جاتی ہے وہاں تولوہے کے بچےٹکڑے ہی ملے ہیں۔

ان لوگوں نے کسی طرح کہاکہ اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج زمین میں فساد برپا کررہے ہیں تو کیایہ ممکن ہے کہ ہم آپ کے لئے اخراجات فراہم کردیں اورآپ ہمارے اوران کی درمیان ایک رکاوٹ قراردیدیں(سورہ کہف ۹۴)

جس کے بعدنہ وہ اس پرچڑھ سکیں اورنہ اس میں نقب لگاسکیں(۹۷)

اگریہ یاجوج ماجوج مغل ہیں تو ساتویں صدی میں یہی نہ تھے جنہوں نے اتنے حملے کیے اتنا نقصان کیا۔جرمنی تک پہنچ گئے۔آپ کوپتاہے کہ ذوالقرنین پرامریکہ نے ایک فلم بھی بنائی ہےاتناپروفیشنل کام کیاگیاہے کہ آپ کواندازہ بھی نہ ہوگا۔

بحث کی جاتی ہے یہ بات اس"سد" اوررکاوٹ کے لیے درست ہے کہ یہ قیامت تک رہے گی لیکن ہوسکتاہے یاجوج ماجوج دوسری طرف سے چکرلگاکر باہرجائیں۔

یہاں تک کہ یاجوج ماجوج آزادکردیئے جائیں گے اورزمین کی ہربلندی سے دوڑتے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

نکل پڑیں گے (سورہ انبیا۹۶)

قرآن کے مطابق ، ذوالقرنین ایک مقدس اور مومن شخصیت ہے۔ قرآن میں اور ہماری دعاؤں میں انبیاء کے ہمراہ اس کا نام لیا گیا ہے۔ دعائے ام داؤد میں دوسرے پیغمبروں کے ہمراہ اس پر سلام بھیجا گیا ہے۔

ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ تمام روایات میں لفظ ذَالقرنین یا ذِی القرنین کا استعمال کیا گیا ہے کہیں پر بھی "ذوالقرنین" کا استعمال نہیں ہوا۔قرآن میں بھی ذالقرنین ہے۔ ہمارے اہلبیتؑ اور آئمہ نے بھی ذالقرنین کا استعمال کیا ہے۔قرآن میں بھی سہ بار جوان کا نام آیا ہے وہ ایسے ہی استعمال ہوا ہے۔

اگر ذوالقرنین کہتے تو کیا ہوتا، اس لفظ کا ابجد تو ضرور بدل جاتا۔ یہ قرآن ہے۔ یو لفظ میں حکمت چھپی ہے

دعائے مشلول میں امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں اے وہ جس نے ذالقرنین کو ظالم بادشاہوں کے مقابلے میں، مدد کی یا مدد کرتے ہو۔

قرآن کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر کسی موضوع کی اہمیت کو بہت زیادہ بیان کرنا ہو تو اسے ماضی میں بیان کرتا ہے۔ مثال کے طور پر قیامت کے بارے میں۔۔آپ قیامت کے متعلق آیات پر غور کریں زیادہ تر میں فعلِ ماضی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اگر مستقبل میں ایک واقعے کو حتمی طور پر بتانا ہو تو قرآن نے فعل ماضی کا استعمال کیا ہے۔ جناب قیامت آئی سب ختم ہوگیا۔

ذوالقرنین مستقبل کی پیشین گوئی کرسکتا ہے کہہ رہا ہے کہ یہ "سد"، رکاوٹ قیامت تک رہے

گی۔ بہت عجیب بات ہے لیکن اس کے لشکر کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔

خدا نے اسے لوگوں کے حوالے سے کل اختیارات دیے ہیں اور کسی کو ایسے اختیارات نہیں ملے ہیں۔حضرت سلیمانؑ کو کیا کہا کہ یہ جن، شیطانوں کا اختیار تمھارے پاس ہے۔۔لوگوں کا اختیار انہیں نہ دیا۔ لوگوں کے بارے میں اجتہاد کا اختیار انہیں نہ دیا۔

حضرت یونسؑ نے ایک اجتہاد کیا لوگوں کے بارے میں، خدا نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں بھیج دیا۔ یہ میرے لوگ ہیں تم ان کے بارے میں فیصلہ نہیں کرسکتے۔

قُلنَا یَا ذَا القَرنَینِ اِمَّا اَن تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَن تَتَّخِذَ فِیهِم حُسنًا (۸۶)

ہم نے کہا کہ تمہیں اختیار ہے چاہے ان پر عذاب کرو یا ان کے درمیان حسن سلوک کی روش اختیار کرو

لیکن ذوالقرنین کے پاس یہ اختیار ہے۔ذوالقرنین کو کہہ رہا ہے تمہاری مرضی چاہے تو عذاب دو اور چاہے تو معاف کردو۔ سارا کنٹرول تمہارے پاس ہے۔

یہ کیسی شخصیت ہے؟؟

خدا نے ذوالقرنین سے گفتگو کی ہے کہا کہ **قُلنَا یَا ذَا القَرنَینِ**، اے ذوالقرنین!

قَالَ مَا مَكَّنِّی فِیهِ رَبِّی خَیر'' فَاَعِینُونِ بِقُوَّةٍ اَجعَل بَینَكُم وَبَینَهُم رَدمًا (۹۵)

انہوں نے کہا کہ جو طاقت مجھے میرے پروردگار نے دی ہے وہ تمہارے وسائل سے بہتر ہے اب

Presented by Ziaraat.Com

تم لوگ قوت سے میری امداد کرو کہ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک روک بنادوں

ذوالقرنین کو دنیا کے مال سے کوئی دلچسپی نہیں، کہہ رہا ہے میں اس مال و دولت کا کیا کروں وہ رحمت اور نعمت جو خدا نے مجھے دی ہے وہ میرے لیے کافی ہے، پیسوں کا کیا کروں؟

زمین ذوالقرنین کے اختیار میں ہے۔انہیں پیسے بھی نہیں چاہیے، کہہ رہے ہیں

آتُونِی زُبَرَ الحَدِیدِ (۹۶)

"آتونی"صرف تم لوگ آؤ۔ "آتونی" کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "تم لے کر آؤ" اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ "تم لوگ آؤ"۔

اِنَّا مَکَّنَّا لَهُ فِی لَارضِ (سورہ کھف ۸۴)

ہم نے ان کو زمین میں اقتدار دیا

زمین ذوالقرنین کے اختیار میں تھی۔**اِنَّا مَکَّنَّا لَهُ فِی لَارض**۔"ل"میں یہ "ل"اس بات کا معنی دیتی ہے کہ یہ زمین بھی تمہاری، اس کا اختیار بھی تمہارے پاس ہے۔

"مکنا" زمین میں تصرف رکھتا ہے۔زمین سے ہر طرح کا کام لے سکتا ہے۔

وَآتَنَاهُ مِن کُلِّ شَیءٍ سَبَبًا(۸۴)

اور ہر شے کا ساز و سامان عطا کر دیا

خدا نے ہر قسم کے اسباب اس کے لیے رکھے تھے۔اسے عطا کیے تھے۔ ہر چیز کے "اسباب" اس کے ہاتھ میں تھے اور اس نے ان اسباب میں سے ایک کا استعمال کیا۔

اس لیے اگر آپ ان اسباب پر غور کریں تو پتا لگتا ہے کہ ذوالقرنین کو ضرورت ہی نہیں کسی مترجم کی، کیونکہ زبان بھی ایک ''سبب'' ہے۔من کل شیءٍ سببا۔۔۔یعنی وہ تمام زبانوں کو جانتا تھا۔کتنی حیرت انگیز شخصیت تھی۔

قَالَ اَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ یُرَدُّ اِلَیٰ رَبِّهِ فَیُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُکرًا(۸۷)

ذوالقرنین نے کہا کہ جس نے ظلم کیا ہے اس پر بہر حال عذاب کروں گا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں پلٹایا جائے گا اور وہ اسے بدترین سزا دے گا

جو فعل استعمال کر رہا ہے فعلِ جمع ہے یعنی ''ہم'' انہیں عذاب کریں گے۔

وَاَمَّا مَن آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الحُسنَیٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِن اَمرِنَا یُسرًا(۸۸)

اور جس نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا ہے اس کے لئے بہترین جزا ہے اور میں بھی اس سے اپنے امور میں آسانی کے بارے میں کہوں گا

"امر" کا لفظ بہت عجیب ہے۔"من امرنا"

"امر" شیعوں کیلئے ایک اساسی اور اصلی لفظ مانا جاتا ہے۔

ذوالقرنین سائنسدان بھی تھا ٹیکنالوجی کا پتا تھا۔اور اپنے علم کا اجرا بھی کیا۔ کہا کہ لوہے کے ٹکڑے لاؤ اب تانبا پگھلا کر ڈالو۔

Presented by Ziaraat.Com

اسکول میں کیمسٹری پڑھتے ہیں۔ Cation,Anion کون سی دھات کس کی طرف کشش رکھتی ہے۔ایسے جیسے تانبے اور لوہے کا بھی کوئی ایسا تعلق ہے۔

ذوالقرنین کو ان کی زبان بھی آتی تھی وہ لوگ تو کوئی زبان نہیں بول سکتے تھے لیکن ذوالقرنین کو ان کی سمجھ آجاتی تھی۔

سفر کے دوران وہ دور دراز علاقوں میں آسانی سے جاسکتا تھا۔ پہلے وہ مغرب الشّمس پہنچے اور پھر وہ مطلع الشّمس کی جگہ پر پہنچے۔قرآن میں اور کسی جگہ پر غروب کا پہلے اور طلوع کا بعد میں ذکر نہیں ہوا۔

ذوالقرنین کی داستان کا محور سورج ہے اور داستان کو سورج کی نسبت سے سمجھا جاتا ہے۔ پہلے سفر میں سورج کی اساس پر بات کی گئی ہے اور بالکل بھی کسی قسم کے لوگوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس داستان کو سورج کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ مطلع الشّمس میں بھی کہا ہے کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔۔۔کہاں طلوع ہو رہا ہے؟؟؟ جہاں جہاں طلوع ہوتا ہے

سورج تو زمین کے حصے پر طلوع ہوتا ہے۔ داستان اور حیرت انگیز ہو جاتی ہے

اس کے سارے کام خدا سے ہم آہنگ تھے۔

كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحطنَا بِمَا لَدَيهِ خُبرًا

یہ ہے ذوالقرنین کی داستان اور ہمیں اس کی مکمل اطلاع ہے (سورۃ کہف آیت 91

ہمیں ہر چیز کی خبر تھی۔ابھی خدا ہمارے کاموں سے باخبر ہے لیکن دیکھیں ہم کیا کر رہے ہیں خدا ہم سے کیا چاہتا ہے؟ کون سے گناہ ہم نہیں کرتے، ذوالقرنین کے تمام کام خدا سے ہم آہنگ تھے وہ کرتا تھا

جو خدا چاہتا تھا۔

’’ذوالقرنین کی بنائی ہوئی سد‘‘

حَتّیٰ اِذَا بَلَغَ بَينَ السَّدَّينِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَومًا لَّا يَكَادُونَ يَفقَهُونَ قَولًا

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئے تو ان کے قریب (اس سے باہر) ایک قوم کو پایا جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی (۹۳)

لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ ’’من دونھما‘‘ وہ لوگ جو اس دو پہاڑوں سے باہر تھے۔

آتُونِی زُبَرَ الحَدِيدِ حَتّیٰ اِذَا سَاوَیٰ بَينَ الصَّدَفَينِ قَالَ انفُخُوا حَتّیٰ اِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِی اُفرِغ عَلَيهِ قِطرًا

چند لوہے کی سلیں لے آو- یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر ڈھیر ہوگیا تو کہا کہ آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو کہا آؤ اب اس پر تانبا پگھلا کر ڈال دیں (۶۹)

ذوالقرنین نے یہ ’’ردم‘‘ "بین الصدفین" میں بنائی۔لوگ اس ’’سد‘‘ سے باہر تھے۔ذوالقرنین نے یہ ’’ردم‘‘ ’’بین السدین‘‘ نہیں بنائی۔

وَيَسالُونَكَ عَن ذِی القَرنَينِ قُل سَاَتلُو عَلَيكُم مِّنهُ ذِكرًا

اور اے پیغمبر علیہ السّلام یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ان کا تذکرہ پڑھ کر سنادوں گا (۸۳)

Presented by Ziaraat.Com

تم ذوالقرنین کے بارے میں جاننا چاہتے ہو قرآن سے سوال کرو "ساتلو" تمہارے ظرف کے مطابق تمہیں جواب دے گا۔

"سد" کو اگر ہم تفسیر کرنا چاہتے ہیں تو وہی ابوالکلام آزاد کے مطابق وہ ایسی جگہ پر پہنچے کہ جہاں متضاد ثقافتوں کا وجود تھا۔ یا دو مختلف زبانیں بولنے والی دو قومیں تھیں۔ یا پھر دو مختلف دین دونوں جگہوں پر حاکم تھے۔

فَمَا اسطَاعُوا اَن يَظهَرُوهُ وَمَا استَطَاعُوا لَهُ نَقبًا

جس کے بعد نہ وہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اس میں نقب لگا سکیں (۹۷)

کوئی بھی اس کے اندر سے گزرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔

یظھرو سے مراد تسلط ہے، نہ یہ کہ اس پر سے کوئی گزر سکتا ہے۔

ایک اور جگہ قرآن کہتا ہے کہ اگر یہ لوگ تم پر تسلط حاصل کرلیں تو کسی بھی رشتے داری، دوستی کا لحاظ نہ کریں گے۔

اِنَّهُم اِن يَظهَرُوا عَلَيكُم يَرجُمُوكُم اَويُعِيدُوكُم فِى مِلَّتِهِم وَلَن تُفلِحُوا اِذًا اَبَدًا (سورہ کھف آیہ ۲۰)

یہ اگر تمہارے بارے میں باخبر ہوگئے تو تمہیں سنگسار کردیں گے یا تمہیں بھی اپنے مذہب کی طرف پلٹا لیں گے اور اس طرح تم کبھی نجات نہ پا سکو گے

یہاں پر کہہ رہا ہے کہ اگر تم پر تسلط حاصل کرلیں تو تمہیں سنگسار کردیں گے نہ یہ کہ تم پر سے گزر

جائیں گے۔

فما اسطاعوان یظھرو، نہ تو وہ خود، وما استطاعو، اور نہ ہی کسی اور کی مدد سے، وہ اس پر سے گزر سکیں گے، نہ تسلط حاصل کرسکیں گے نہ سوراخ کرسکیں گے نہ اس پر سے گزر سکیں گے۔

قَالَ هٰذَا رَحمَةٌ مِّن رَّبِّى فَاِذَا جَاءَ وَعدُ رَبِّى جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعدُ رَبِّى حَقًّا

ذوالقرنین نے کہا کہ یہ پروردگار کی ایک رحمت ہے اس کے بعد جب وعدہ الٰہی آجائے گا تو اس کو ریزہ ریزہ کردے گا کہ وعدہ رب بہرحال برحق ہے (۹۸)

یعنی اس دن ردخراب ہوجائے گی۔ روز قیامت تک ردقائم رہے گی۔

ردما، صرف قیامت کے دن ایک بار ٹوٹ جائے گی۔۔۔ ''کا'' یعنی ایک دم ریزہ ریزہ ہوجائے گی۔

وَتَرَكنَا بَعضَهُم يَومَئِذٍ يَمُوجُ فِى بَعضٍ وَنُفِخَ فِى الصُّورِ فَجَمَعنَاهُم جَمعًا

اور ہم نے انہیں اس طرح چھوڑ دیا ہے کہ ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرتے رہیں اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو ایک جگہ اکٹھا کرلیں گے (۹۹)

"نفوذ" کرنا یا "تسلط" رکھنا مختلف ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ کسی چیز پر سے گزرنا اس کا مفہوم مختلف ہے۔ یا یہ کہیں کہ وہ اس پر تسلط رکھتا تھا۔ دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ وہ "ردم" خدا کی رحمت کی بدولت بنائی

Presented by Ziaraat.Com

جائے گی۔ جب وہ بنا چکے تو کہا قال ھذا رحمت ربی، کہہ رہے ہیں کہ یہ ردم خدا کی رحمت ہے۔خدا کی رحمت کو کہاں دیکھا جائے، دوبارہ قرآن کی طرف رجوع کریں۔

سورۃ فاطر، آیہ 2۔۔

مَّا يَفتَحِ اللَّـهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحمَةٍ فَلَا مُمسِكَ لَهَا وَمَا يُمسِكْ فَلَا مُرسِلَ لَهُ مِن بَعدِهِ وَهُوَ العَزِيزُ الحَكِيمُ

اللہ انسانوں کے لئے جو رحمت کا دروازہ کھول دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو روک دے اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے وہ ہر شے پر غالب اور صاحبِ حکمت ہے

یہ ردم خدا کی رحمت ہے کس کی جرات ہے کہ اس پر سے گزر سکے۔

قرآن کا سسٹم ایسا ہے کہ ایک آیت کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے دوسری آیت لا کر اس کے ساتھ رکھو تا کہ اس سے فائدہ اٹھا سکو۔

آتُونِي زُبَرَ الحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَينَ الصَّدَفَينِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفرِغْ عَلَيهِ قِطرًا

چند لوہے کی سلیں لے آو- یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر ڈھیر ہوگیا تو کہا کہ آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو کہا آو اب اس پر تانبا پگھلا کر ڈال دیں

سورۃ کہف آیۃ 96۔

"زبر" کا مطلب ہے ٹکڑے، "آتونی" کا مطلب ہوسکتا ہے کہ "تم لے آو" یا تم آجاو۔

"صدف" کا مطلب ہے جو دو چیزیں ایک دوسرے سے دور ہوں، اعراض کرنا"

أَو تَقُولُوا لَو أَنَّا أُنزِلَ عَلَينَا الكِتَابُ لَكُنَّا أَهدَىٰ مِنهُم فَقَد جَاءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُم وَهُدًى وَرَحمَةٌ فَمَن أَظلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنهَا سَنَجزِي الَّذِينَ يَصدِفُونَ عَن آيَاتِنَا سُوءَ العَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصدِفُونَ

یا یہ کہو کہ ہمارے اوپر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل اور ہدایت و رحمت آچکی ہے پھر اس کے بعد اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے... عنقریب ہم اپنی نشانیوں سے اعراض کرنے والوں پر بدترین عذاب کریں گے اور وہ ہماری آیتوں سے اعراض کرنے والے اور روکنے والے ہیں

سورۃ انعام آیۃ 57۔

یہاں بھی صدف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔صدف کا مطلب ہے خدا کی آیات سے شدید اعراض کرنا۔"ساوی" یعنی ہم سطح کرنا۔

اس سے زیادہ حیرت انگیز سوال ہے۔لوگوں کے ذوالقرنین پر بھروسہ کرنے کی کیا وجہ تھی؟؟ یہاں سے کوئی شخص گزر رہا ہے کہو آغا ایک "سد" بنا دو گے، پیسے بھی تمہیں دے دیں گے۔گلی میں جا رہا ہے ایک شخص اسے کہو کہ آغا ادھر آنا، ذرا میری گاڑی ٹھیک کر دینا میں تمہیں پیسے بھی دے دوں گا۔ کیسے پتا لگے گا

Presented by Ziaraat.Com

کہ یہ شخص مکینک ہے۔

کیسے پتا لگے گا کہ یہ شخص ایسی عجیب وغریب دیوار بنا سکتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ لوگ اسے جانتے تھے اوراس کے بارے میں انہوں نے ایسی چیزیں اور باتیں سنی تھیں کہ واضح تھا کہ وہ آسانی سے یہ کام کرسکتا ہے۔اگر جنگ کا خطرہ ہوتا اور ذوالقرنین کا لشکر ہوتا تو وہ کہتے کہ اپنے لشکر کو یہاں ہماری حفاظت کے لیے پہریدار بنادو۔

انہوں نے خود کہا کہ ہمارے اوران کے درمیان ایک فاصلہ بنادو یعنی یہ لوگوں کی درخواست تھی کہ ہمارا اوران کا فاصلہ بڑھادو اور چاہتے ہیں کہ صرف پیسے دیں اوران کا کام ہوجائے انہیں خود محنت نہ کرنی پڑے۔کہا کہ آؤ یہاں سد بنادو، پیسے لو، اورہمیں ان لوگوں کے شر سے بچالو تاکہ ہمیں جنگ بھی نہ کرنی پڑے۔دیوار بن جائے گی اور جنگ سے بھی بچت ہوجائے گی۔

لیکن ذوالقرنین کہتا ہے مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے تم لوگوں کی ضرورت ہے۔میرے لیے لوہا لے کر آؤ۔

ذوالقرنین پھر ہے کیا اور کون ہے؟؟

لغوی اعتبار سے "قرن" کے معنی ہیں دو سینگ۔قرن کے معنی امت بھی ہیں۔قرآن نے قرن کے معنی امت ہی کیے ہیں۔ذوالقرنین کے علاوہ قرآن میں جہاں بھی قرن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے معنی امت ہی کیے گئے ہیں تو اگر ایسے دیکھیں تو ذوالقرنین یعنی "صاحبِ دوامت"۔ذو یعنی دو اور قرن کا مطلب امت۔

اَلَم یَرَوا کَم اَھلَکنَا مِن قَبلِھِم مِّن قَرنٍ مَّکَّنّٰھُم فِی الاَرضِ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کردیا ہے جنہیں تم سے زیادہ زمین میں اقتدار دیا تھا سورۃ انعام آیۃ 6،

قرن کا مطلب ہے وہ لوگ جو اس زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں

طبرسی کہتے ہیں کہ ہر زمانے کے لوگوں کو قرن کہا جاتا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کیونکہ اس نے ۲۰۰ سال عمر گزاری تھی اس لیے اسے ذوالقرنین کہتے ہیں۔

ذوقرن، دوصدیاں۔۔۔

تو "صاحبِ دوامت" اس سے کیا پتا لگتا ہے کہ یہ دو زمانوں کی دو مختلف امتوں میں زندگی گزارے گا۔بہت سے لوگ آج سے پہلے کی امتوں میں تھے اور آج نہیں ہیں۔۔۔تو ذوالقرنین نہ صرف دوامتوں میں ہوگا بلکہ ان کا صاحب بھی ہے اور یہ ایک شخص ہے۔اگر ہم کسی ایسے شخص کو ڈھونڈنا چاہیں جو اسلام سے قبل بھی اسلام کے ہمراہ تھا اور اسلام کے بعد بھی تو ایسی خصوصیات والے بہت سے افراد آپ کو مل جائیں گے لیکن یہ ذوالقرنین صرف ایک شخص ہونا چاہیے اور یہ خصوصیت صرف اس کے پاس ہو اور کسی دوسرے میں نہ ہو۔خود پیغمبر ﷺ کو ذوالقرنین کہا جاسکتا ہے۔پھر تو امام علی علیہ السلام بھی ذوالقرنین اور وہ تمام اصحاب جو اسلام کے ظہور سے پہلے اور بعد میں دین کی خدمت کررہے تھے وہ سب ذوالقرنین ہوسکتے ہیں۔

دوسرا اہم نکتہ یہ "صاحب دوامت" اس کے پاس ہر طرح کے اختیارات ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

قرآن کی ہر آیت کی خصوصیت ہے کہ یہ تمہاری ذہنی سطح کے مطابق تمہیں جواب دیتا ہے۔ سورۃ مدثر کی ایک آیت ہے جو ولید بن مغیرہ کے لیے نازل ہوئی، ولید بن مغیرہ وہ ہے جس نے رسول ﷺ کے خلاف ثقافتی جنگ کا آغاز کیا۔

سورۃ مدثر ۲۹،۳۰

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ

بدن کو جلا کر سیاہ کر دینے والا ہے

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ

اس پر انیس فرشتے معین ہیں

خدا کہتا ہے اسے عذاب دوں گا اور 19 فرشتے اس پر معین کروں گا۔

یہ فرشتے کیوں؟؟ یہ کیا ذکر ہوا، اس کا منہ کالا کروں گا۔

ایک سال پہلے ایک بابا جی ایران میں سے نکلے کہا کہ میں امام زمانہ عج کا نائب ہوں پھر کہا میں امام زمانہ عج ہوں۔۔ پھر کہا میں پیغمبر ہوں۔۔۔ پھر کہا میں خدا ہوں۔

جب پیغمبر تھا لوگوں نے پوچھا تمہارا معجزہ کہاں ہے تو اپنی لوح دی، ہر شب اپنی لوح دیتا تھا۔

وہی جو بعد میں بھائیت کی بنیاد بنی۔ اب دوبارہ ان آیات کی طرف

لــــواحة کا مطلب لوح، للبشر کا مطلب انسان کے لیے۔ "علیھا" اس کے لیے عدد ہے۔ **تسعة عشر** "19"۔

بہائیت کا مقدس عدد کیا ہے 19۔

کتنی حیرت انگیز بات ہے انھی آیات سے اس زمانے میں ولید بن مغیرہ کی بات کی اور اس زمانے میں اس بابا جی کی، اب دیکھیں مستقبل میں کیا بتائے گی۔ یہ نکات ہیں کہ جب کہا جاتا ہے یہ کتاب معجزہ ہے انسان کو سوچ میں غرق کر دیتی ہے۔ انسان کے غرور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ یتفکر، یتدبر۔۔۔

ذوالقرنین امت کے درمیان موجود ہے۔ یہ دو کون سی امتیں ہیں؟

ذوالقرنین مغرب میں رہنے والے مفسدین کو سزا دے گا۔ اسی طرح مستقبل میں انعام کا وعدہ بھی دے رہا ہے اور اسی طرح کہہ رہا ہے "یسری" کہ میں ان مشکلات کو حل کروں گا۔ تو یہ ایسا شخص ہونا چاہیے جو آج بھی زندہ ہو اور مستقبل میں بھی زندہ ہو۔

"صاحب دو امت" ہے، زندہ ہے، اور کیا پتا کہ وہ دو امتیں، ایک زمانہ غیبت کی اور ایک زمانہ ظہور کی امت ہو۔ سلیمان ع اور یوسف ع سے بھی بالاتر مقام کا حامل ہے۔

اب آپ کو سمجھ آئی کے کیوں آیات ''سورج'' پر تاکید کر رہی ہیں۔ ہمارے پاس کم از کم بھی 20 مستند روایات ہیں کہ جس میں امام زمانہ عج کو سورج سے نسبت دی گئی ہے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری نے پیغمبر ﷺ سے سوال کیا کے کیا شیعہ مہدی عج کی غیبت میں اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ آپؑ نے جواب دیا جی ایسے ہی جیسے سورج جب بادلوں کی اوٹ میں ہوتا ہے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کمال الدین تمام النعمة

Presented by Ziaraat.Com

اب "مغرب الشّمس" کا کیا مطلب ہوا، غروب ہونے کی جگہ پر گیا یا یہ کہ خود سورج ہی غروب ہو گیا۔ وہاں پر جہاں چشمے کا پانی کالے کیچڑ جیسا ہو گیا تھا۔ لوگ اس کی طلب نہ رکھتے تھے۔ مغرب الشّمس خود امام زمانہ عج ہیں۔ اس جگہ پر جہاں کے لوگوں کو ان کی کوئی طلب نہیں ہے بلکہ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے۔

ذوالقرنین کیا کہہ رہے ہیں کہ واپس آئیں گے اور عذاب دیں گے ان لوگوں کو جو عذاب کے قابل ہیں، اور دوسروں کو نجات دیں گے، ورنہ اس آیت کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کیوں کہہ رہے ہیں کہ ہم واپس آئیں گے۔ ہم مستقبل میں ان لوگوں کو عذاب کریں گے جو ان کی طلب نہ رکھتے تھے۔

"مطلع الشّمس" اور جب سورج دوبارہ طلوع ہوا۔

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا

یہاں تک کہ جب طلوع آفتاب کی منزل تک پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع کر رہا ہے جس کے لئے ہم نے آفتاب کے سامنے کوئی پردہ بھی نہیں رکھا تھا (۹۰)

آج سے تقریباً 4000 سال پہلے انسان کو اپنے آپ کو ڈھانپنا آتا تھا۔ یہاں کیوں کہہ رہا ہے کہ ان لوگوں پر طلوع ہوا جن پر کسی قسم کی ستر نہ تھی۔ اتنا شعور تو ہونا چاہیے تھا نا کہ کوئی چھوٹی سی چیز سر پر ہی رکھ لیتے یا درخت کے سائے کے نیچے ہی چلے جاتے لیکن یہاں کیا کہہ رہا ہے کہ ان پر کسی قسم کی ستر، پردہ نہ تھی۔ سورج کے علاوہ، صرف سورج نے انھیں ڈھانپا ہوا تھا۔ یعنی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں

بچا۔ کسی کام کے نہیں رہے اور سورج کے پاس جانے کے علاوہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔

ایسا شخص ہے جو مغرب الشّمس، غروب کے وقت ظالموں کو وعدہ دے رہا ہے کہ تمہیں تمہارے اعمال کی ضرور سزا دوں گا۔ طلوع شمس، مغرب الشّمس میں دوبارہ آ رہا ہے اور یہاں پر سورج محور ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئے تو ان کے قریب ایک قوم کو پایا جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی (۹۳)

لیکن بین السدین میں، سورج محور نہیں ہے۔ یہاں سورج کا نام نہیں لیا۔ بلکہ لوگوں کا نام لیا یہاں لوگ اہم ہیں من دونھما قوما۔ بین السدین میں نہیں، بلکہ بین السدین کے باہر ایک قوم کو پایا یہاں لوگوں کی بات ہے، کیا ہوا کہ ایک دم سورج کو چھوڑ کر لوگوں کی طرف بات آ گئی۔

"امرنا" ایسے جیسے وہی اولی الامر ہے یہاں۔ اور غروب ہونے کے بعد بھی وہ خبر رکھتا ہے

كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

اور ہمیں اس کی مکمل اطلاع ہے (۹۱)

میں اس سے خبر رکھتا ہوں۔ مجھے سب پتا ہے

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا

ذوالقرنین نے کہا کہ جس نے ظلم کیا ہے اس پر بہر حال عذاب کروں گا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں پلٹایا جائے گا اور وہ اسے بدترین سزا دے گا (۸۷)

خدا نے تمام جزا اور سزا کا اختیار اسے دیا ہے۔۔ یہ بہت حیرت انگیز ہے تمہارے ہاتھ میں ہے چاہے عذاب دو چاہے معاف کردو۔

وَامَّا مَن آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الحُسنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِن اَمرِنَا يُسرًا

اور جس نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا ہے اس کے لئے بہترین جزا ہے اور میں بھی اس سے اپنے امور میں آسانی کے بارے میں کہوں گا (۸۸)

اور وہ جو ایمان لایا اور جس نے نیک عمل کیے میں اس کے لیے آسانی لے کر آؤں گا

اور کہاں ہے قرآن میں ایمان اور عمل صالح ؟

وَالعَصرِ

قسم ہے عصر کی

اِنَّ الاِنسَانَ لَفِی خُسرٍ

بے شک انسان خسارہ میں ہے

اِلَّا الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوا بِالحَقِّ وَتَوَاصَوا بِالصَّبرِ

علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت و نصیحت کی (سورہ عصر)

وہ لوگ جو صبر کریں گے انھیں آسانی ملے گی، ہمارے امر سے عُسر کے بعد ان کیلئے یُسر آئے گا کیونکہ عُسر کے بعد یُسر ہی ہوتا ہے۔ جلدی آسانی آئے گی۔ یہ لوگ جو سختی میں مبتلا ہیں میں ان کے لیے آسانی لے کر آؤں گا۔ آغائے ذوالقرنین آپ نے ان لوگوں کے لیے سد بنائی، انہیں نجات دی تو پھر ان لوگوں کو بھی نجات دے دو۔ کیوں کہہ رہے ہو کہ مستقبل میں ان کے لیے یسر لے کر آؤں گا؟

پھر وہاں پہنچتے ہیں جہاں کے لوگ ایسی جگہ پر تھے جو دو بین السدین کے نزدیک تھی۔ اور ان لوگوں کے کان، ذوالقرنین کی باتوں کے علاوہ باقی سب کی باتوں سے بھرے پڑے تھے، یعنی وہ ہر طرح کے لوگوں کی ہر طرح کی بات سن سن کر تھک چکے تھے، اور وہ صرف ذوالقرنین کی باتوں پر اعتماد کر رہے تھے۔ اسی سے صرف پناہ طلب کر رہے ہیں۔

جب ذوالقرنین بین السدین کے قریب پہنچے وہ لوگ کیسے تھے یہ نہیں کہہ رہا کہ لایفقھون قولا۔۔ بلکہ کہہ رہا ہے لایکادون یفقھون قولا، وہ لوگ کسی اور کی بات سننے کو تیار ہی نہ تھے، ان کے کان غلط لوگوں کی غلط باتوں سے بھرے ہوئے تھے اس حالات میں انہیں صرف ایک شخص کی بات ہی سمجھ آئی۔ جونہی ذوالقرنین آیا، جو بھی اس نے کہا انہوں نے مان لیا۔

کہا کہ ہمارے اور ان کے درمیان فاصلہ بڑھا دو، کن کے درمیان، یاجوج و ماجوج کے درمیان کہ جو یفسدون فی الارض کر رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

ایسا شخص جو لوگوں کی مدد کے لیے کسی بھی قسم کے پیسوں کی طلب نہیں رکھتا بلکہ لوگوں سے ان کی ہمت، ان کی مدد کی طلب کر رہا ہے۔ کہہ رہا ہے ''فاعینونی کے مطابق آپ لوگ خود آئیں مدد کریں تو میں یہ کام کر دوں گا۔ میں تمہارے لیے ایسی ردم بناؤں گا کہ دیکھتا ہوں کس کی جراءت ہے جو اس پر سے گزر سکے۔

بیشک تمام وسائل اور اسباب ذوالقرنین کے پاس ہیں لیکن اگر اس کی طلب نہ رکھیں گے تو وہ ان کی مدد کرنے نہیں آئے گا۔

پھر لوگوں نے اس کی طلب کی۔ لوگ اسے جانتے تھے پھر اس سے درخواست کی کہ آغا ممکن ہے ہمارے یہ مسئلہ حل کر دو۔ پیسے دیں؟؟ نہیں! تم لوگ خود آؤ یہاں پیسوں سے کام نہیں چلے گا۔ سرمایہ داری اور Capitalism کا نظام یہاں کارآمد نہیں ہوگا۔ تم لوگوں کو خود آنا ہوگا۔

لوگ تیار ہوں گے اور خود ظالمین کے خلاف "ردم" بنیں گے اور یہ "ردم" قیامت تک قائم رہے گی۔ یہ شخص لوگوں کو پیسوں اور سرمایہ کی غلامی سے نجات دے گا کہ لوگ صرف خدا کی بندگی کریں۔

اذا ساوی بین الصدفین، اس اس طرح کی "سد" خدا کی طرف سے رحمت ہے اور کوئی بھی خدا کی رحمت کا دروازہ نہیں بند کر سکتا ہے اور کوئی انسان، جن و شیطان، اس پر تسلط حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آپ کو سمجھ آئی کیوں کہہ رہا ہے کہ یہ سد خدا کی طرف سے رحمت ہے؟

صحیفہ سجادیہ دعا نمبر 17، لائن نمبر 3

وجعلنا بیننا و بینه سترا لا یهتکه و ردما مصمتا لا یفتقه

شیطان اور ہمارے درمیان ایسا حجاب قائم کر دے جسے وہ چاک نہ کر سکے اور ایسی مضبوط دیوار اٹھا دے جس میں وہ شگاف پیدا نہ کر سکے

یہاں پر ''ردما'' استعمال کیا ہے، ردما کا کیا مطلب ہے۔ کہہ رہے ہیں ایسی سد قائم کرو کہ کوئی اس میں شگاف نہ ڈال سکے کوئی نفوذ نہ کر سکے۔ ہمیں بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ''ردما'' سے مراد کیا ہو سکتا ہے۔

قرآن شاہکار ہے۔

آیۃ 96 سورۃ کہف

آتُونِی زُبَرَ الحَدِیدِ حَتَّىٰ اِذَا سَاوَىٰ بَینَ الصَّدَفَینِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ اِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِی افرِغ عَلَیهِ قِطرًا

لوہے سے کیا مراد ہے؟؟

سورۃ حدید آیۃ 25

لَقَدا اَرسَلنَا رُسُلَنَا بِالبَیِّنَاتِ وَاَنزَلنَا مَعَهُمُ الکِتَابَ وَالمِیزَانَ لِیَقُومَ النَّاسُ بِالقِسطِ وَاَنزَلنَا الحَدِیدَ فِیهِ بَاسٌ شَدِیدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعلَمَ اللَّهُ مَن یَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالغَیبِ اِنَّ اللَّهَ قَوِیٌّ عَزِیز

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے تاکہ لوگ انصاف کے ساتھ قیام کریں اور ہم نے لوہے کو بھی نازل کیا ہے جس میں شدید جنگ

Presented by Ziaraat.Com

کا سامان اور بہت سے دوسرے منافع بھی ہیں اور اس لئے کہ خدا یہ دیکھے کہ کون ہے جو بغیر دیکھے اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے اور یقیناً اللہ بڑا صاحبِ قوت اور صاحبِ عزت ہے

ہم نے رسول بھیجا، کتاب بھیجی، میزان بھیجا کہ دین نافذ ہو سکے اور پھر ہم نے حدید بھی نازل کیا۔

لوہا خطرناک ہے جب اس کی تلوار بنائی جاتی ہے تو وہ گردن اتار سکتا ہے۔

اس کے علاوہ فائدہ مند بھی ہے۔۔۔ کیا کر سکتا ہے؟؟ ہم اس سے عمارتیں بنا سکتے ہیں۔

کیوں یہ سب نازل کیا کہ وہ دیکھے کون شخص بغیر دیکھے اس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔

وَلِيَعلَمَ اللّٰهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالغَيبِ، وہ جو بغیر دیکھے ان کی مدد کرے، دیکھ کر مدد کرنے کا کیا فائدہ، وہ لوگ جو غیبت میں ہیں وہ کیا کرتے ہیں، وہ اہم ہیں، مجھے انہیں دیکھنا ہے۔

ان اللہ قوی عزیز۔۔۔ یہاں خدا اپنی جلالی صفت کا استعمال کر رہا ہے۔

سورہ بقرہ 229

تِلكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

لیکن یہ حدود الٰہیہ ہیں ان سے تجاوز نہ کرنا اور جو حدود الٰہی سے تجاوز کرے گا وہ ظالمین میں شمار ہو گا

جو خدا کی حدود کا خیال نہ کرے گا وہ ظالم ہے۔

سورہ نساء ۱۳

تِلكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدخِلهُ جَنَّاتٍ تَجرِي مِن تَحتِهَا الانهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الفَوزُ العَظِيمُ

یہ سب الٰہی حدود ہیں اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا خدا اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور درحقیقت یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

وہ جو قرآن میں خدا کی حدود کا خیال رکھے گا، کیا ہو گا وہ جنت میں جائے گا جو نہیں کرے گا اس کا کیا ہو گا؟؟ اس کے سر پر پتھر گرے گا؟؟ نہیں جناب ھم الظالمون۔ وہ ظالم ہے۔

لوہا قرآن میں کس پیغمبر کی دھات مانا جاتا ہے؟؟ حضرت داؤدؑ!!

حضرت داؤد

سورہ ص ۱۷-۲۰

اِنَّا سَخَّرنَا الجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحنَ بِالعَشِيِّ وَالاِشرَاقِ

ہم نے ان کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ صبح و شام تسبیح پروردگار کریں

وَالطَّيرَ مَحشُورَةً كُلٌّ لَّهُ اَوَّاب

اور پرندوں کو ان کے گرد جمع کر دیا تھا سب ان کے فرمانبردار تھے

وَشَدَدنَا مُلكَهُ وَآتَينَاهُ الحِكمَةَ وَفَصلَ الخِطَابِ

اور ہم نے ان کے ملک کو مضبوط بنا دیا تھا اور انہیں حکمت اور صحیح فیصلہ کی قوت عطا کر دی تھی

Presented by Ziaraat.Com

سورہ سبا آیہ ۱۰

وَلَقد آتینَا دَاوُودَ مِنَّا فَضلًا یَا جِبَالُ اَوِّبِی مَعَهُ وَالطَّیرَ وَاَلَنَّا لَهُ الحَدِیدَ

اور ہم نے داؤد کو یہ فضل عطا کیا کہ پہاڑو تم ان کے ساتھ تسبیح پروردگار کیا کرو اور پرندوں کو مسخّر کر دیا اور لوہے کو نرم کر دیا

ہم نے داؤد کو فضیلت عطا کی اور کہا کہ اے پہاڑو، اے پرندو اس کے ہم آواز ہو جاؤ اور ہم نے لوہے کو اس کے لئے نرم کر دیا اور ہم نے اسے فیصلہ کرنے کی حاکمیت دی اور فصل الخطاب خصوصیت عطا کی۔

حضرت داؤد آپ کو پتا ہے کیسی شخصیت تھے؟ وہ شخصیت جو خدا کی حدودِ الٰہی کے اجرا میں کامیاب ہو سکے۔ اگر ہم لوہے اور حدود الٰہی کا موازنہ کریں،

حدودِ الٰہی کیا ہیں؟؟ شیطان ان میں سے گزر نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ جہاں لوہا ہے وہاں سے شیطان بھی دور رہتا ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدود الٰہی ہے کہ شیاطین اس سے دور رہتے ہیں۔ یہ حدودِ الٰہی قرآن ہے۔

سورۃ النساء ۱۶۳

اِنَّا اَوحَینَا اِلَیكَ كَمَا اَوحَینَا اِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِیِّینَ مِن بَعدِهِ وَاَوحَینَا اِلَىٰ اِبرَاهِیمَ وَاِسمَاعِیلَ وَاِسحَاقَ وَیَعقُوبَ وَالاَسبَاطِ وَعِیسَىٰ

وَاَیُّوبَ وَیُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَیمَانَ وَآتَینَا دَاوُودَ زَبُورًا

ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی نازل کی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے انبیا کی طرف وحی کی تھی اور ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اسباط، عیسٰی ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی ہے اور داؤد کو زبور عطا کی ہے۔

حضرت داؤد کا نام آیا تو کہا ہم نے اسے زبور عطا کی۔ دوسرے کسی کے بارے میں ایسے بات نہیں کی۔ ابراہیم کے صحف کی بات نہیں کی۔ حضرت داؤد کا نام لیا اور ان کی کتاب کا بھی ذکر کیا۔ زبور کتاب ہے عارفانہ، عاشقانہ، اسی لیے ہمارے صحیفہ سجادیہ کو بھی زبورِ آل محمد کہتے ہیں۔

بحار الانوار جلد 57 صفحہ 217۔

رجل من قوم یدعو الناس الی الحق ، یجتمع معه قلوبهم کز برا الحدید ۔۔ قوم میں سے ایک شخص اٹھے گا جو لوگوں کو حق کی دعوت دے گا۔ اس کے گرد جمع ہونے والے لوگ ایسے ہوں گے کہ جن کے قلوب زبر الحدید ہیں۔ لوہے کی مانند سخت ہیں۔

لا تزلهم الریاح والعواصف لا یملون من الحرب و لا یجبنون و علی الله یتوکلون والعاقبه للمتقین

حوادث کی تیز ہوا ان میں لرزش پیدا نہیں کرتی۔ کسی چیز سے نہیں ڈرتے، ان کا اعتقاد خدا پر ہے۔ اور آخر کار عاقبت متقین کے لیے ہے۔

سورہ مائدہ۔ پیغمبر ﷺ نے آخر الزمان میں ذوالقرنین کے ساتھیوں کے بارے میں کیا کہا

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ وہ حزب اللہ ہیں۔سورہ مائدہ 54۔55۔56

یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا،اے وہ جو ایمان لے آئے ہو

مَن یَرتَدَّ مِنکُم عَن دِینِهِ فَسَوفَ یَاتِی اللّٰهُ بِقَومٍ،اگر تم اپنے دین سے پلٹ جاؤ گے تو خدا ایسی قوم لے کر آئے گا

یُحِبُّھُم وَیُحِبُّونَهُ،وہ خدا کے عاشق ہیں اور خدا ان کا عاشق ہے

اَذِلَّةٍ عَلَی المُؤمِنِینَ،وہ مومنین کے لیے مخلص ہیں۔

اَعِزَّةٍ عَلَی الکَافِرِینَ، کافرین کے سامنے محکم اور مضبوط،

یُجَاھِدُونَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ،جو خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں

وَلَا یَخَافُونَ لَومَةَ لَائِمٍ،ملامت سے، ملامت کرنے والے سے، فضول باتوں سے، میڈیا سے، پروپیگنڈا سے، نفسیاتی جنگ سے، کسی سے بھی نہیں ڈرتے، اس کا مطلب ہے کہ لومۃ لائم شدید خوف لے کر آتا ہے۔نفسیاتی جنگ ڈراتی ہے لیکن وہ نہیں ڈرتے

ذَٰلِكَ فَضلُ اللّٰهِ یُؤتِیهِ مَن یَشَاءُ، یہ خدا کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیم

جب یہ آیت نازل ہوئی، سب نے آ کر پیغمبرﷺ کو کہا کہ یہ ہم ہیں نا۔۔۔ بنی کلب، بنی اسد! لیکن شیعہ سنی سب کو پتا ہے کہ یہ کس لیے آئی تھی۔

اگلی آیت۔۔۔ **اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ**

الصَّلَاةَ وَیُؤتُونَ الزَّكَاةَ وَھُم رَاكِعُونَ

بیشک تمہارا ولی، اللہ ہے، رسول ﷺ ہے اور وہ جو ایمان لایا۔۔۔ خدایا تھوڑا سا اور بتاؤ گے؟ ہاں ضرور کیوں نہیں۔۔۔ وہی ہے جس نے نماز میں رکوع کے دوران زکوۃ دی۔۔۔

پچھلی آیت میں جن کا ذکر ہوا وہ بھی یہی لوگ ہیں آیۃ 56 میں، حزب اللہ یہ لوگ ہیں۔

حدیث امام صادقؑ، تحف العقول صفحہ 333۔

ذوالقرنین خدا کا بندہ تھا جو خدا سے محبت کرتا تھا اور خدا بھی اس سے محبت کرتا تھا۔

آیت میں کیا تھا **یُحِبُّھُم وَیُحِبُّونَهُ**

کیسے بتانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ خدا سے محبت کرتا تھا خدا اس سے محبت کرتا تھا۔

حدیث: خدا نے مغرب و مشرق کی بادشاہی اسے عطا کی اس کے لیے اسباب فراہم کیے، وہ بھی حق بات کہتا اور اس پر عمل کرتا، اور اسے کسی ملامت کا خوف نہ تھا، ولا یخافون لومۃ لائم۔۔۔ ان آیات اور حدیث سب کو اکٹھے رکھ کر دیکھیں!!

اتونی افرغ علیه قطرا۔سورہ کہف 96

تانبا کس پیغمبر کی دھات تھا؟ حضرت سلیمانؑ کی۔ تانبے سے کیا مراد ہے؟ پہلے حضرت داوٴدؑ کی بات کی پھر حضرت سلیمانؑ کی، پہلے داوٴدؑ کی حکومت پھر سلیمانؑ کی

دیکھیے ہر چیز میں قرآن سے مدد مانگیں تم نے ذوالقرنین ع کے بارے میں سوال کیا اب جواب لو!

Presented by Ziaraat.Com

تانبا ھادی کی نشانی ہے، ہدایت کی علامت ہے، اور سہولت اور قابل دسترس چیز کی نشانی ہے،

سورہ انبیا آیت ۸۱

وَلِسُلَیمَانَ الرِّیحَ عَاصِفَةً تَجرِی بِاَمرِهِ اِلَی الاَرضِ الَّتِی بَارَکنَا فِیهَا وَکُنَّا بِکُلِّ شَیءٍ عَالِمِینَ

اور سلیمان کے لئے تیز و تند ہواؤں کو مسخّر کر دیا جو ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھیں جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں اور ہم ہر شے کے جاننے والے ہیں۔

سورہ سبا آیت ۱۲

وَلِسُلَیمَانَ الرِّیحَ غُدُوُّهَا شَهرٌ وَرَوَاحُهَا شَهرٌ وَاَسَلنَا لَهُ عَینَ القِطرِ وَمِنَ الجِنِّ مَن یَعمَلُ بَینَ یَدَیهِ بِاِذنِ رَبِّهِ وَمَن یَزِغ مِنهُم عَن اَمرِنَا نُذِقهُ مِن عَذَابِ السَّعِیرِ

اور ہم نے سلیمانؑ کے ساتھ ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ ان کی صبح کی رفتار ایک ماہ کی مسافت تھی اور شام کی رفتار بھی ایک ماہ کے برابر تھی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا اور جنّات میں ایسے افراد بنا دیئے جو خدا کی اجازت سے ان کے سامنے کام کرتے تھے اور جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا ہم اسے آتش جہّنم کا مزہ چکھائیں گے۔

عین القطر کا مطلب ہے تانبے کا چشمہ تانبا نرم کا نرم ان کے ہاتھ میں تھا۔ ان کے باپ داؤد کے لیے لوہا، بیٹے سلیمان کے لیے تانبا۔

یہاں پر خدا کہہ رہا ہے جنات میری اجازت سے اس کے لیے کام کرتے اور جو بھی ہمارے حکم سے منحرف ہوگا ہم اسے جہنم کی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ دو شخص حضرت داؤد کے پاس مقدمہ لے کر آئے کے ایک کی بکریوں نے دوسرے کے کھیت کو خراب کر دیا۔ حضرت داؤد نے فیصلہ سنایا لیکن جو فیصلہ حضرت سلیمان نے سنایا وہ کامل تر تھا۔

سورہ انبیا ۷۸،۷۹

وَدَاوُودَ وَسُلَیمَانَ اِذ یَحکُمَانِ فِی الحَرثِ اِذ نَفَشَت فِیهِ غَنَمُ القَومِ وَکُنَّا لِحُکمِهِم شَاهِدِینَ

اور داؤد علیہ السّلام اور سلیمان علیہ السّلام کو یاد کرو جب وہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب کھیت میں قوم کی بکریاں گھس گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔

فَفَهَّمنَاهَا سُلَیمَانَ وَکُلًّا آتَینَا حُکمًا وَعِلمًا وَسَخَّرنَا مَعَ دَاوُودَ الجِبَالَ یُسَبِّحنَ وَالطَّیرَ وَکُنَّا فَاعِلِینَ

پھر ہم نے سلیمان علیہ السّلام کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا اور ہم نے سب کو قوت فیصلہ اور علم عطا کیا تھا اور داؤد علیہ السّلام کے ساتھ پہاڑوں کو مسخّر کر دیا تھا کہ وہ تسبیح پروردگار کریں اور طیور کو بھی مسخّر کر دیا تھا اور ہم ایسے کام کرتے رہتے ہیں۔

لوہا، تانبا، داؤد، سلیمان، فیصلہ، عدالت۔۔۔۔ داؤد انصاف اور فیصلہ کرنے میں مشہور تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

اب دوسری طرف آجاؤ، تانبا، ہدایت الٰہی اس کا کیا مطلب ہے؟

کیا ذوالقرنین، داؤد اور سلیمان سے زیادہ قدرت رکھتا ہے؟

سورہ ص ،آیۃ 35

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

اور کہا کہ پروردگار مجھے معاف فرما اور ایک ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔

کیا مانگ رہے ہیں حضرتِ سلیمانؑ؟ ملک مانگ رہے ہیں، سلطنت مانگ رہے ہیں، حضرتِ سلیمانؑ خدا سے امام زمانہ کی سلطنت مانگ رہے ہیں، کہہ رہے ہیں میرے بعد یہ سلطنت کسی کو نہ ملے۔ خدا نے انہیں کیا عطا کیا؟؟

توہم نے اسے کیا دیا، سورہ ص، آیۃ، 36,37,38۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ

توہم نے ہواؤں کو مسخّر کر دیا کہ ان ہی کے حکم سے جہاں جانا چاہتے تھے نرم رفتار سے چلتی تھیں

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ

اور شیاطین میں سے تمام معماروں اور غوطہ خوروں کو تابع بنا دیا

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ

اور ان شیاطین کو بھی جو سرکشی کی بنا پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ سب دیا۔

سورہ النمل آیۃ 40

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ

اور ایک شخص نے جس کے پاس کتاب کا ایک حصہ علم تھا اس نے کہا کہ میں اتنی جلدی لے آؤں گا کہ آپ کی پلک بھی نہ جھپکنے پائے اس کے بعد سلیمان نے تخت کو اپنے سامنے حاضر دیکھا تو کہنے لگے یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے وہ میرا امتحان لینا چاہتا ہے کہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں اور جو شکریہ ادا کرے گا وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرے گا اور جو کفران نعمت کرے گا اس کی طرف سے میرا پروردگار بے نیاز اور کریم ہے۔

کہا کہ تم سلیمان ہو جب تمہارے لیے تخت لایا گیا، ھذا من فضلِ ربی۔۔۔

قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا

ذوالقرنین نے کہا کہ یہ پروردگار کی ایک رحمت ہے اس کے بعد جب وعدہ الٰہی آجائے گا تو اس کو ریزہ ریزہ کر دے گا کہ وعدہ رب بہرحال برحق ہے

Presented by Ziaraat.Com

لیکن جب ذوالقرنین نے وہ "سد" بنائی کیا کہا، ھذا من رحمۃ ربی، ان دونوں میں کیا فرق ہے۔۔۔ پہلی بات فضلِ خدا کیا ہے اور رحمت خدا کیا ہے؟؟ رحمتِ خدا واسع ہے ویسے خدا کی صفات کا آپس میں موازنہ نہیں کیا جاسکتا، صفاتِ الٰہی، ذاتِ الٰہی ہیں لیکن ہم الفاظ پر توجہ کررہے ہیں۔ ھذا من فضلِ ربی، یعنی خدا کے فضل کا ایک حصہ ہے، ذوالقرنین کہہ رہا ہے کہ یہ خدا کی رحمت ہے۔ اس کا مفہوم بہت گہرا ہے۔ یہ "من" کی جگہ بدلی ہے، پورے جملے کا معنی بدل گیا ہے۔

"لوہا" قرآن اور احکامِ الٰہی ہیں اور تانبا، ہدایت کی علامت۔ دراصل جہاں لوہا اور تانبا ملتے ہیں وہاں ثقلین تشکیل پاتا ہے۔ ایسی "ردم" بنائی جاسکتی ہے اس سے کہ کوئی شخص بھی اس میں سے نہیں گزر سکتا، یہ کب ہوسکتا ہے؟؟ جب میں قرآن اور احکامِ الٰہی کا درست مفہوم نکال سکوں۔ میں ان آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ رکھ کر ان کے مفہوم کو سمجھ سکوں۔

سورہ کہف آیۃ 93

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئے تو ان کے قریب ایک قوم کو پایا جو کوئی بات نہیں سمجھتی تھی

بین السدین کہاں ہے؟ سورہ یس 8,9

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ

ہم نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اور وہ سر اٹھائے ہوئے ہیں

وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے اور پھر انہیں عذاب سے ڈھانک دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے ہیں

"وہ اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے"

آیۃ 9 یہ ہوئی بین السدین، فھم لایبصرون۔۔ وہ دیکھ نہیں سکتے۔

فی قلوبھم مرضا فزادھم اللہ مرضا۔۔

بین السدین میں نہیں بلکہ اس کے باہر ایسے لوگ تھے جن کے کان دوسری باتوں سے بھرے پڑے تھے، صرف ذوالقرنین کے محتاج تھے۔

آیۃ 88۔ سورہ کہف، **وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا**

اور جس نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا ہے اس کے لئے بہترین جزا ہے اور میں بھی اس سے اپنے امور میں آسانی کے بارے میں کہوں گا

یہ امر کا کیا مطلب ہے؟

Presented by Ziaraat.Com

سورہ کہف، اہلبیتؑ کی سورہ ہے۔اس کی ہر آیت میں ایک واقعہ ہے۔کیوں نیزے پر امام حسینؑ کے سر نے سورہ کہف کی تلاوت کی، اصحابِ کہف کی آیات پڑھ رہے تھے۔آپ اس کا مطالعہ کریں۔۔۔

یاجوج کا مطلب ہے آگ لگانے والے اور ماجوج کا مطلب ہے آگ بھڑکانے والے۔

سورہ انبیاء آیۃ ۹۶،۹۷

حَتّیٰ اِذَا فُتِحت یَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَهُم مِّن کُلِّ حَدَبٍ یَنسِلُونَ

یہاں تک کہ یاجوج ماجوج آزاد کردیئے جائیں گے اور زمین کی ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔

وَاقتَرَبَ الوَعدُ الحَقّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةاَبصَارُ الَّذِینَ کَفَرُوا یَا وَیلَنَا قَدکُنَّا فِی غَفلَةٍ مِّن هَذَا بَل کُنَّا ظَالِمِینَ

اور اللہ کا سچا وعدہ قریب آجائے گا تو سب دیکھیں گے کہ کفار کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ وائے برحال ماہم اس طرف سے بالکل غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم اپنے نفس پر ظلم کرنے والے تھے۔

یہ وعدہ حق، قیامت ہے یا ظہور ہے کہ یاجوج وماجوج دوبارہ نکل آئیں گے یہ اہم نکتہ ہے۔

بحار الانوار جلد 12 صفحہ 179

آخر الزمانہ میں یاجوج وماجوج دوبارہ دنیا میں واپس آجائیں گے۔

آج زونیسم کی پوری توجہ چائنہ کی طرف ہے، مکاشفہ یوحنا میں ہے کہ یاجوج کی تعداد بہت زیادہ

ہے، آخر الزمان میں شیطان ان سے اپنے لیے فائدہ اٹھائے گا۔

یہ صرف 8,9 آیات ہیں اور یہ کتنا مفصل انسان کو سمجھاتی ہیں۔

سورہ کہف آیۃ 17،

وَتَرَی الشَّمسَ اِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن کَهفِهِم ذَاتَ الیَمِنِ وَاِذَا غَرَبَت تَّقرِضُهُم ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُم فِی فَجوَةٍ مِّنهُ ذَلِكَ مِن آیَاتِ اللَّهِ مَن یَهدِ اللَّهُ فَهُوَ المُهتَدِ وَمَن یُضلِل فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِیًّا مُّرشِدًا

اور تم دیکھو گے کہ آفتاب جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو بائیں طرف جھک کر نکل جاتا ہے اور وہ وسیع مقام پر آرام کر رہے ہیں-یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جس کو خدا ہدایت دے دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے کوئی راہنما اور سرپرست نہ پاؤ گے۔

جو بین السیدین کے باہر ہیں وہ ذات الیمین ہیں جو بین السیدین میں ہیں وہ ذات الشمال ہیں۔

''وہ ذات الیمین کے لیے کہف میں سے باہر آتا ہے''

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ خدا ذوالقرنین کی روایت ، اپنے قائم کیلئے جاری کرے گا اور اسے دنیا کے مغرب و مشرق تک پہنچائے گا۔ جہاں جہاں ذوالقرنین کی حکومت تھی، وہ جگہ ظہور کے بعد وہ قائم کے تصرف میں ہوگی۔ زمین اپنے خزانے ان کے لیے ظاہر کردے گی۔اور زمین کی معدنیات ان

Presented by Ziaraat.Com

کے لیے ظاہر کر دی جائیں گی۔ خدا ان کی محبت دلوں میں ڈالے گا۔ وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔ زندگی 14 معصوم، صفحہ 567۔

شیخ مفید، سھل ابن زیاد اور وہ امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں۔ خدا نے ذوالقرنین کو انتخاب کا حق دیا کہ وہ ہمارے سخت امر اور نرم امر میں سے ایک کا انتخاب کرے۔ اس نے نرم امر کا انتخاب کیا اور سخت امر خدا نے قائم کیلئے ذخیرہ کر دیا۔ اس نے نرم امر کا انتخاب کیا جس میں رعد و برق، اور بجلی کی کڑک نہ تھی اگر وہ سخت امر کا انتخاب کرتا تو وہ اسے نصیب نہ ہوتا کیونکہ خدا نے وہ قائم کیلئے ذخیرہ کیا ہے۔

بحار انوار جلد 13، صفحہ 112

عمر بن عیان کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام اور ذوالقرنین کی بات ہوئی تو سوال ہوا کیا علی علیہ السلام پیغمبر ہیں؟؟ جواب ملا نہیں، وہ سلیمانؑ کے ساتھی کی مانند ہیں۔ (آصف بن برخیا) موسیٰ کیلئے ہارون کی طرح ہے یا ذوالقرنین ہے۔

پہلے بھی کہا تھا کہ ذوالقرنین کی طرح کا شخص تم میں موجود ہے۔ بلکہ وہ ان سب سے برتر اور بالاتر ہے۔ اصول کافی جلد 2، صفحہ 337۔

امام صادقؑ و امام باقرؑ سے سوال ہوا، آپؑ کا مقام کیا ہے کہ تاریخ میں کوئی شخص ایسا گزرا ہو؟؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا، صاحب موسیٰ و ذوالقرنین۔

اہلبیت علیہم السلام نے اتنے اشارے دیے کے اہلبیت علیہم السلام ذوالقرنین کی طرح ہیں۔ جائیں پڑھیں اور غور کریں ذوالقرنین کون ہے؟؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟؟

شیخ صدوق، احمد بن اسحاق ابن سعد اشعری روایت کرتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور ان سے ان کے جانشین کے بارے میں سوال کیا۔

اس سے پہلے کہ میں سوال کرتا انہوں نے فرمایا اے احمد خداوند زمین کو کبھی بھی اپنی حجت سے خالی نہ رکھے گا۔ آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک یہ سنت جاری رہے گی۔ خداوند اس حجت کے وسیلے سے زمین کو بلا سے محفوظ رکھے گا۔ اور زمین پر اپنی برکات نازل کرے گا۔

راوی نے سوال کیا آپ علیہ السلام کے بعد خلیفہ کون ہے؟؟ میرے اس سوال پر امام علیہ السلام کھڑے ہوئے تیزی سے اپنے کمرے میں گئے اور واپسی پر ایک بچے کو اٹھائے واپس آئے، اس بچے کی شکل چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی تھی اور وہ تین سال کا تھا۔ انہوں نے کہا اگر تم خدا کے سامنے آبرومند نہ ہوتے اور اس کی حجت کے سامنے مقام و منزلت نہ رکھتے تو کبھی بھی اس بچے کو تمہیں نہ دکھاتا۔ یہ بچہ، حضرت پیغمبر ﷺ کا ہم نام اور ہم کنیہ ہے اور وہ زمین کو ظلم و جور کے بعد عدل و داد سے بھر دے گا۔

اے احمد، اس امت میں اس بچے کی مثال ایسی ہے۔۔۔ کیسی؟؟ خضر اور ذوالقرنین کی مانند

خدا کی قسم یہ غیبت میں جائے گا اور اس دوران آئمہ کی امامت پر یقین رکھنے والوں کے علاوہ وہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔

احمد نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ہے کہ میرا دل اطمینان حاصل کرے۔

اور پھر اس بچے نے گفتگو شروع کی اور فصیح عربی میں کہا۔۔۔ **انا بقية الله فی ارضه، ومنتقم فی اعداء۔۔۔ یا احمد ابن اسحاق۔**

Presented by Ziaraat.Com

پوچھا کہ خضر وذوالقرنین سے کیوں موازنہ کیا؟؟ کہا کہ اس کی وجہ اس کی طولانی غیبت ہے۔اور جواس طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ دوامتوں کے صاحب ہوں گے۔

اس کی غیبت اتنی طولانی ہوگی کہ اس پراعتقادرکھنے والےمنحرف ہوجائیں گےاورصرف وہی کے جن سے خدانے ہماری محبت کا وعدہ لیا ہے۔اوران کے دلوں میں ایمان رکھاہے۔ان کے علاوہ کوئی بھی عقیدحق پرباقی نہ رہے گا۔

یہ قرآن کاہدیہ ہے جب آپ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ آپ کوایسا تحفہ دے گا۔

اوریہ تھی "ذی القرنین" کی حقیقت۔

Presented by Ziaraat.Com